بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 39

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

02 ربیع الثانی 1447 ہجری قمری ❁ 25 رتبوک 1404 ہجری شمسی ❁ 25 رستمبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ

فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ؕ﴿۳﴾

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:3﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔ پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 رستمبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ابتلا

اس بات پر ذکر کرتے ہوئے کہ مومنین پر تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں۔ فرمایا:

ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی لڑکی کا آنحضرتؐ کے ساتھ نکاح کے واسطے عرض کیا اور منجملہ اس لڑکی کی تعریف کے ایک یہ بات بھی عرض کی کہ وہ اتنی عمر کی ہوئی ہے، مگر آج تک اس پر کوئی بیماری وارد نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں۔“

(احباب میں سے ایک کو مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی ہیں۔ اس نے اپنا حال عرض کیا۔)

فرمایا: ”آپ نے بہت تکالیف اُٹھائی ہیں۔ یہ بات آپ میں قابلِ تعریف ہے جس قدر ابتلا ہوا ہے اسی قدر انعام بھی ہوگا۔ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا (الم نشرح:7)

مخالفین سے برتاؤ

بعض مخالفین جو ہمارے دوستوں کے ساتھ سختی کرتے ہیں اور ان کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اس کے ذکر میں اپنے دوستوں کو نرمی اور درگزر اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”مخالفوں کے مقابلہ میں جوش نہیں دکھانا چاہیے۔ خصوصاً جو جوان ہیں ان کو مَیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ ضروری ہے کہ تم جلدی جلدی میرے پاس آؤ۔ معلوم نہیں کہ تم کتنا زمانہ میرے بعد بسر کرو گے۔ پاس رہنے میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ انسان اگر رُو بخدا ہو تو وہ تفسیر مجسم ہوتا ہے اور پاس رہنے میں انسان بہت سی باتیں دیکھ لیتا ہے اور سیکھ لیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 91، 92، ایڈیشن 2018، قادیان)

وہ زمانہ آ گیا جس میں اسلام کے دوبارہ احیاء کی بنیاد رکھ دی گئی ہے
اُس کی رحمت کا دریا دِلوں کی خشک زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے اپنے کناروں سے اچھل کر بہہ پڑا ہے
اب وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں جو اس آسمانی پانی سے فائدہ اٹھائیں اور اِبٰی اور استکبار سے کام نہ لیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت نمبر 19 وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡکَنّٰہُ فِی الۡاَرۡضِ ٭ۖ وَاِنَّا عَلٰی ذَہَابٍۭ بِہٖ لَقٰدِرُوۡنَ﴿۱۹﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خدا نے وَاِنَّا عَلٰی ذَہَابٍۭ بِہٖ لَقٰدِرُوۡنَ میں صرف تنزلِ اسلام کی ہی خبر نہیں دی تھی بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ اس تاریکی کے زمانہ میں جبکہ روحانیت کے متلاشی اندھوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہونگے اللہ تعالیٰ مشرق کی سرزمین سے اپنا ایک مامور مبعوث فرمائیگا جس کی نورانی کرنوں سے وساوس اور شکوک کی تاریکیوں کو پھاڑ دیا جائیگا۔ خشک زمین کو سیراب کیا جائیگا اور روحانیت اور تقویٰ کی روئیدگی کو نکالا جائیگا۔ تاکہ وہ دنیا جو ایک خشک جنگل کی طرح ہو گئی تھی ایک شاداب کھیت کی طرح ہو جائے اور لوگ زندگی اور خوشی کا سانس لینے لگیں اور تاکہ لوگ اُس حقیقی راحت کو پالیں جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کی لقا کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ زمانہ آ گیا جس میں اسلام کے دوبارہ احیاء کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اُس کی رحمت کا دریا دِلوں کی خشک زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے اپنے کناروں سے اچھل کر بہہ پڑا ہے۔ اب وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں جو اس آسمانی پانی سے فائدہ اٹھائیں اور اِبٰی اور استکبار سے کام نہ لیں۔

پھر فرماتا ہے جس طرح تازہ اُترنے والے مادی پانی سے کھجور اور انگور اور دوسرے پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح تازہ اُترنے والے روحانی پانی سے بھی قسم قسم کے اعلیٰ درجہ کے پھل پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان پھلوں میں سے کچھ تو تم کھاتے ہو اور کچھ دوسرے کاموں میں استعمال کرتے ہو۔ جیسے اس درخت کا پھل جو طورِ سینا سے نکلتا ہے اور جس میں تیل بھی پایا جاتا ہے۔ اور جو کھانے والوں کیلئے سالن کے کام بھی آتا ہے۔ یعنی زیتون۔

ان آیات میں اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اسلام کے دوبارہ احیاء کے سلسلہ میں بیان کیا جا رہا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تم اسلام کو ایک بے ثمر باغ تصور مت کرو۔ بلکہ یاد رکھو کہ یہ وہ باغ ہے جو ہر زمانہ میں اپنے تازہ پھل لوگوں کو کھلاتا رہے گا۔ اور جب بھی اسلام میں کوئی خرابی واقعہ ہوگی اُس کو دور کرنے کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی غلام جو آپ کی ہی روحانیت کا پھل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اُس خرابی کو دُور کر دے گا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں جبکہ دُنیا معجزات و نشانات کا انکار کر رہی تھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مخالفینِ اسلام کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

یعنی اس زمانہ میں اگر تمہیں معجزات و نشانات کا کوئی نمونہ نظر نہیں آتا تو تم آؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں سے ان کرامات کا مشاہدہ کر لو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا (ابوداؤد جلد 2 ص 241) یعنی اللہ تعالیٰ میری امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے مُصلحین کھڑا کرتا رہے گا جو اُن خرابیوں کو دُور کر دیا کریں گے جو مرور زمانہ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونگی اور اس طرح اسلام کا پاک اور بے عیب چہرہ لوگوں کے سامنے بار بار آتا رہے گا۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 151، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگر کوئی چیز گری پڑی ملے

❁ حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے آپؐ سے گری پڑی چیزوں کی نسبت پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور اس کا بند پہچان رکھو۔ پھر ایک برس تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو خیر، ورنہ جس طرح چاہو، کام میں لاؤ۔ اس نے کہا: بھولی بھٹکی بکری (کے متعلق حضورؐ کا کیا ارشاد ہے؟) آپؐ نے فرمایا وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا کسی بھیڑیے کیلئے۔ اس نے کہا: اور بھولا بھٹکا اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا واسطہ! اسکے ساتھ اسکا مشکیزہ بھی ہے اور اُس کا موزہ (یعنی پاؤں) بھی۔ پانی پی لیتا ہے اور درختوں سے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المساقاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

❁❁❁

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 05 رستمبر 2025 (مکمل متن)
حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط نمبر 92)
حضور انور کی لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی کے وفد سے ملاقات
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور بر موقعہ سوواں جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2025ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا
نکاح و اعلانات
نظم
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

عورتوں پر اذان اور اقامت کہنا فرض نہیں ہے

جہاں تک اس مسئلے پر فقہائے اربعہ کے موقف کا تعلق ہے تو تین اماموں کے نزدیک عورتوں کے لیے اذان دینا مکروہ ہے
اور شافعیہ کے نزدیک عورتوں کا اذان دینا باطل ہے اور اگر وہ مردوں کی مشابہت کا ارادہ رکھتی ہوں تو حرام ہے
لیکن اگر عورت ذکر الٰہی کے لیے اذان دے تو اس میں کراہت نہیں بشرطیکہ اونچی آواز میں اذان نہ دی جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط 92)

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ جماعتی موقف کے مطابق عورتیں اذان اور اقامت نہیں کہہ سکتیں۔ جبکہ سنن البیہقی میں ایک روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ خود اذان دیتیں، خود اقامت کہتیں اور خود ہی عورتوں کو نماز باجماعت پڑھاتیں۔ اسی طرح بعض مالکی، شافعی اور حنبلی علماء کے نزدیک عورت کے اذان دینے اور اقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 3 جون 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی عطا فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: عورتوں کا نماز پڑھانا کوئی نیا معاملہ نہیں بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی عورتیں نماز باجماعت ادا کیا کرتی تھیں۔ لیکن کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ وہ اذان یا اقامت کہتی تھیں۔ بلکہ اس کے برعکس صحاح ستہ کی کتاب سنن ابی داؤد میں ایک روایت موجود ہے کہ حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن نوفل الانصاریہؓ کی درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گھر میں عورتوں کو نماز باجماعت پڑھانے کی اجازت دی اور ان کی درخواست پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بوڑھے شخص کو ان کے گھر اذان دینے کے لیے مؤذن مقرر فرمایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ بَاب إِمَامَةِ النِّسَاءِ)

سنن ابی داؤد صحاح ستہ میں سے ایک کتاب ہے اور اس میں مروی حدیث بیہقی جیسی بعد کی کتاب میں مروی روایت سے بہرحال زیادہ مستند ہے۔ اور جہاں تک سنن بیہقی کی روایت کا تعلق ہے تو اسی کتاب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے یہ حدیث بھی روایت ہوئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیس علی النساء اذان ولا اقامۃ۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب لیس علی النساء اذان ولا اقامۃ) یعنی عورتوں پر اذان اور اقامت کہنا فرض نہیں ہے۔

جہاں تک اس مسئلے پر فقہائے اربعہ کے موقف کا تعلق ہے تو تین اماموں کے نزدیک عورتوں کے لیے اذان دینا مکروہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک عورتوں کا اذان دینا باطل ہے اور اگر وہ مردوں کی مشابہت کا ارادہ رکھتی ہوں تو حرام ہے۔ لیکن اگر عورت ذکر الٰہی کے لیے اذان دے تو اس میں کراہت نہیں بشرطیکہ اونچی آواز میں اذان نہ دی جائے۔

(کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ اردو ترجمہ جزء اوّل عبادات صفحہ 394 مطبوعہ علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب 2013ء)

شوافع اور مالکیہ مزید کہتے ہیں کہ عورتوں کی جماعت کے لیے اقامت کہنا مسنون ہے لیکن اذان مسنون نہیں جس کی وجہ ان کی آواز سے پھیلنے والے فتنہ کا خدشہ ہے۔ احناف کے نزدیک خواتین کے لیے اذان کی طرح اقامت کہنا بھی مکروہ ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ مصنفہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی اردو ترجمہ جلد اوّل صفحہ 459 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی پاکستان 2012ء)

ان حوالہ جات کے علاوہ اگر آپ کے پاس اس مسئلے کے بارے میں مستند کتب احادیث کے حوالہ جات ہوں تو بے شک مجھے بھجوائیں تا کہ اس مسئلے پر مزید غور کیا جا سکے۔

سوال: کبابیر سے ایک عرب دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ 72 دوزخی اور ایک جنتی فرقہ والی حدیث میں بیان مضمون سورۃ المعارج کی آیات 23 تا 36 کے مضامین (جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو لوگ نمازوں پر دوام اختیار کرنے والے اور ان کی حفاظت کرنے والے ہیں، غریبوں اور سوالیوں کو اپنا مال دینے والے ہیں، جزا سزا کے دن کی تصدیق کرنے والے ہیں، اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس رکھنے والے اور اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں، یہ سب لوگ جنت میں اعزاز کے ساتھ رکھے جائیں گے) سے ٹکراتا ہے۔ اسی طرح آیت بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِہِمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ۔ (الزخرف:23) یعنی بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک مسلک پر پایا اور ہم یقیناً انہی کے نقوشِ قدم پر ہدایت پانے والے ہیں۔ کا مضمون بھی مجھے پریشان کرتا ہے کہ میں احمدی بھی اگر تحقیق نہ کروں اور غیروں کی کتابیں نہ پڑھوں تو ان لوگوں کی طرح ہوں گا جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ تو کیا موروثی دین یا یقین خدا کے حضور اصل یقین ہے۔ اور کیا میں اپنے دینی افکار پر تنقید کیے بغیر یقین تک پہنچ سکتا ہوں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 29 جون 2023ء میں ان سوالات کا حسب ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ تہتر فرقوں والی حدیث اور قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کے مضامین میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ حقیقی نجات اسی کو ملے گی جس میں یہ خوبیاں پائی جائیں گی جو ان قرآنی آیات میں بیان ہوئی ہیں۔ اور آنحضورؐ کی بعثت کی غرض بھی یہی ہے کہ بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے کا حقیقی عبد بنے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کے لیے مبعوث فرمایا کہ تا لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف لایا جائے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس آخری اور دائمی شریعت کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے، لوگوں کو اس کا متبع بنایا جائے۔ پس جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پیروکار ہیں ان میں لازماً یہ خوبیاں پائی جانی چاہئیں۔

باقی اگر کسی شخص میں کوئی بھی خوبی پائی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رائیگاں نہیں جانے دیتا اور اسے اس دنیا میں یا آخرت میں اس نیکی کا اجر ضرور عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت حکیم بن حزامؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید مخالفین میں شامل تھے اور جنگ بدر میں کفار مکہ کی طرف سے شامل ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر انہیں قبولیت اسلام کی توفیق ملی۔ ان کے سوال کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمانہ جاہلیت میں کی گئی نیکیوں کی بدولت اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ بَاب مَنۡ تَصَدَّقَ فِی الشِّرۡكِ ثُمَّ أَسۡلَمَ)

لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرسل پر ایمان لائے بغیر حقیقی نجات ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنی آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرہ:63) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیت ہے جس سے بباعث نادانی اور کج فہمی یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں...... نجات حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرے اور نہ صرف یقین بلکہ اطاعت کے لیے بھی کمربستہ ہو جائے اور اس کی رضامندی کی راہوں کو شناخت کرے۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے یہ دونوں باتیں محض خدا تعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی آئی ہیں پھر کس قدر یہ لغو خیال ہے کہ ایک شخص توحید تو رکھتا ہو مگر خدا تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا وہ بھی نجات پائے گا۔ اے عقل کے اندھے اور نادان! توحید بجز ذریعہ رسول کے کب حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک شخص روز روشن سے تو نفرت کرے اور اس سے بھاگے اور پھر کہے کہ میرے لیے آفتاب ہی کافی ہے دن کی کیا حاجت ہے۔ وہ نادان نہیں جانتا کہ کیا آفتاب کبھی دن سے علیحدہ بھی ہوتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 145، 147)

پس عارضی اور دنیوی اچھائیوں کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے معمولی اجر اور ثواب کا متمنی تو ہو سکتا ہے لیکن اخروی زندگی میں لا متناہی انعامات حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ اس کے بھیجے گئے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کے احکامات کی حتی الوسع پیروی کرنا بھی لازمی ہے۔ اس کے بغیر حقیقی نجات حاصل ہونا ممکن نہیں۔

انسان خود کسی صداقت کو اختیار کرے یا اپنے آباء واجداد کے ذریعے اسے پائے، اس پر غور و خوض کرنے اور اس بارے میں تحقیق کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے تو غور و فکر کی عادت کو صاحب عقل لوگوں کی نشانی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ (آل عمران:192) یعنی وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

اسی غور و فکر کی عادت کے نتیجے میں ایک دانا کبھی اپنے گرد و پیش پر غور کر کے اور اپنے نفس میں ڈوب کر معارف اور حقائق کے نئے نئے پہلو تلاش کرتا ہے اور کبھی ان باتوں اور ان عقائد پر جو اسے اپنے آباء و اجداد سے ورثہ میں ملے ہوتے ہیں غور و فکر کرتا ہے اور جب تک وہ عقائد اس کی عقل کو قائل نہ کر لیں اور اس کے دل میں جاگزیں نہ ہو جائیں، انہیں آنکھیں بند کر کے صرف موروثی عقائد کے طور پر قبول نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارے میں اپنے بچپن کی ایک بات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحبؑ کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا۔ بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔
تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لیے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے‘‘
(حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

جنگِ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا کہ
میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑی لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے جھوٹا نہیں ہوں اس لیے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا میں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبد المطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں

غزوۂ حنین میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی روشنی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحر انگیز سیرتِ مبارکہ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ حنین کنکر پکڑے اور انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا۔
پھر فرمایا محمد کے ربّ کی قسم! ایک اَور روایت میں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کے ربّ کی قسم! یہ لوگ شکست کھا گئے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05؍ستمبر 2025ء بمطابق 05؍تبوک 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ○

جنگِ حنین میں جو دشمن کے تیر اندازوں کی وجہ سے مسلمان لشکر میں بھگدڑ مچی تھی اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ نور کی آیت چونسٹھ کی تفسیر میں بھی یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ کس طرح نبی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ آیت یہ ہے کہ ’’لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖۤ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (النور:64)

اس کا ترجمہ ہے کہ (اے مومنو)! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ اللہ (تعالیٰ) ان لوگوں کو جانتا ہے جو کہ تم میں سے پہلو بچا کر (مشورہ کی مجلس سے) بھاگ جاتے ہیں۔ پس چاہئے کہ جو (اس رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے ڈریں کہ ان کو خدا (تعالیٰ) کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا ان کو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔‘‘

آپؓ فرماتے ہیں کہ

’’امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لیے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے...... بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے...... اور اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مؤمنو! اگر کبھی خدا تعالیٰ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کے بلانے کو دوسروں کے بلانے جیسا مت سمجھو بلکہ فوراً اس کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ گویا بتایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو الگ الگ حیثیتیں ہیں، ایک افسر دنیوی ہونے کی اور ایک نبی ہونے کی۔ دنیوی رئیس ہونے کے لحاظ سے بھی اس کے احکام کو ماننا ضروری ہے مگر رئیس دینی ہونے کے لحاظ سے تو اس کی آواز پر لبیک کہنا اور بھی مقدم ہے۔‘‘ آپؓ نے یہاں جنگِ حنین کا واقعہ بیان کیا ہے، اس کی تفسیر میں وضاحت کرتے ہوئے کہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ ’’جنگ حنین کے موقع پر جب مکہ کے کافر لشکر اسلام میں یہ کہتے ہوئے شامل ہو گئے کہ آج ہم اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور پھر بنو ثقیف کے حملے کی تاب نہ لا کر میدانِ جنگ سے بھاگے تو ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا اس میں بھاگڑ مچ گئی اور کفار کا لشکر جو تین ہزار تیر اندازوں پر مشتمل تھا۔ آپ کے دائیں بائیں پہاڑیوں پر چڑھا ہوا آپ پر تیر برسا رہا تھا مگر اس وقت بھی آپ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے تھے بلکہ آگے جانا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھبرا کر آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری جان آپؐ پر قربان ہو۔ یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں۔ ابھی لشکر اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر ہم آگے بڑھیں گے مگر آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑی لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے جھوٹا نہیں ہوں اس لیے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا میں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبد المطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

آپ کے چچا حضرت عباس کی آواز بہت اونچی تھی۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا! عباسؓ آگے آؤ اور آواز دو اور بلند آواز سے پکارو کہ اے سورۂ بقرہ کے صحابیو! (یعنی جنہوں نے سورۂ بقرہ یاد کی ہوئی ہے) اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ مکہ کے تازہ نومسلموں کی بزدلی کی وجہ سے جب اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پیچھے کی طرف بھاگا تو ہماری سواریاں بھی دوڑ پڑیں اور جتنا ہم روکتے تھے اتنا ہی وہ پیچھے کی طرف بھاگتی تھیں یہاں تک کہ عباسؓ کی آواز میدان میں گونجنے لگی کہ ’’اے سورۂ بقرہ کے صحابیو!‘‘‘‘ خاص سورہ بقرہ کا نام لے کر اس لیے پکارا کہ مدینہ میں نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی سورت تھی اور اس سورت میں یہ بھی آیات ہیں کہ تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں پر خدا کے حکم سے غالب آتے ہیں اور اس میں عہد و پیمان پورا کرنے کی تلقین ہے۔‘‘‘‘ اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔‘‘ ’’یہ آواز‘‘ کہتے ہیں ’’جب میرے کان میں پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہوں اور اسرافیل کا صُور فضا میں گونج رہا ہے۔ میں نے اپنے اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا لیکن وہ اتنا بدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا۔ اس پر میں نے اور میرے بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹوں پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کر اس نے دشمن کا تہس نہس کر دیا اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 624 تا 626، النور زیر آیت 64) (سیرت حلبیہ جلد 3 صفحہ 155 دار الکتب العلمیة بیروت)

اسی طرح اپنی ایک تقریر ’’اسوۂ حسنہ‘‘ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس واقعہ کا یہ ذکر بھی کیا ہے کہ ’’فتح مکہ کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض عرب قبائل کے مقابلہ کے لیے غزوہ حنین میں تشریف لے گئے تو چونکہ مکہ میں بہت سے لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لیے وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہو گئے اور جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ بھی صرف اظہار شان اور قومی جوش کی وجہ سے مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے اپنی کثرت اور طاقت پر لاف زنی شروع کر دی‘‘ کہنا شروع کر دیا کہ ہم بہت کثیر ہیں آج ہمیں کوئی نہیں

ہرا سکتا۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کبر کی سزا دینے کے لیے ایسے سامان پیدا کر دیے کہ جب مسلمانوں کا لشکر آگے بڑھا تو دشمن کمین گاہ میں چھپ گیا اور ان کے بڑے بڑے ماہر تیر انداز کچھ دائیں طرف چھپ کر بیٹھ گئے اور کچھ بائیں طرف چھپ کر بیٹھ گئے۔ جب لشکر اس مقام سے گزرا جس کے دائیں بائیں ہزاروں تیر انداز چھپے بیٹھے تھے تو انہوں نے یکدم اسلامی لشکر پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ یہ دیکھ کر وہ حدیث العہد'' یعنی نوعمر'' اور نئے مسلمان جن میں ابھی کمزوری پائی جاتی تھی اور مکہ کے وہ کافر جو صرف قومی جوش کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے بے تحاشہ میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔ ایسی صورت میں جب اگلے لوگ بھاگیں تو لازماً پیچھے آنے والوں کے گھوڑے بھی بدک جاتے ہیں اور وہ بھی بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس جنگ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب وہ حدیث العہد مسلمان اور کفار تیروں کی بوچھاڑ برداشت نہ کرتے ہوئے بھاگے تو صحابہؓ کے گھوڑوں اور اونٹوں نے بھی بھاگنا شروع کر دیا اور تمام اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ یہ مصیبت یہاں تک بڑھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ باقی سب میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عباسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور عرض کیا: اب ٹھہرنے کا وقت نہیں۔ گھوڑے کی باگ پھیریں اور واپس چلیں تا کہ اسلامی فوج کو دوبارہ جمع کر کے حملہ کیا جائے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کے نبی میدان جنگ سے پیٹھ نہیں موڑا کرتے۔ یہ کہہ کر آپ نے گھوڑے کی باگ اٹھائی اور اسے ایڑ ھ لگا کر اور بھی آگے بڑھا دیا اور فرمایا

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

میں خدا کا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں اور میں جو آج ان تیر اندازوں سے نہیں ڈرا اور چار ہزار تیر اندازوں کے نرغہ میں گھرے ہونے کے باوجود آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہوں تو اس نظارہ کو دیکھ کر تم کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ میں خدا ہوں یا مجھ میں بھی خدائی صفات پائی جاتی ہیں۔ یاد رکھو! میں خدا نہیں، میں تو وہی عبدالمطلب کا بیٹا ہوں مگر یہ لوگ خدا نما وجود ہوتے ہیں'' یعنی جو نبی اور رسول ہوتے ہیں اللہ کے اولیاء یہ خدا نما وجود ہوتے ہیں۔ خدا کو دکھانے والے ہوتے ہیں۔'' جب یہ حالت پیدا ہوئی اور دشمن خوش ہوا کہ اس نے مسلمانوں کو مار لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عباس! آواز دو کہ اے انصار! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے...... جب حضرت عباس نے بلند آواز سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فقرہ دہرایا کہ اے انصار! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے تو اس وقت ایک انصاری کا بیان ہے کہ حالت یہ تھی کہ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہمارے قبضہ سے نکلے جا رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مکہ اور مدینہ کے ورے یہ نہیں رکیں گے۔ وہ بوجہ مکہ کے ہزاروں لوگوں کے بھاگنے کے اس قدر ڈر گئے تھے کہ کسی طرح واپس لوٹتے ہی نہ تھے۔ ہم اپنی سواریوں کی باگیں کھینچتے اور اس قدر زور لگاتے کہ ان کا منہ ان کی دم کو آ لگتا، مگر بجائے واپس لوٹنے کے وہ پیچھے کی طرف ہی بھاگتیں۔ ہماری یہی حالت تھی کہ ہمارے کانوں میں حضرت عباسؓ کی یہ گونجنے والی آواز آئی کہ اے انصار! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس آواز کے سنتے ہی ہماری یہ حالت ہو گئی کہ ہمیں یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہمیں کوئی آدمی پکار رہا ہے بلکہ ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ قیامت کا دن ہے اور مُردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لیے صُور اسرافیل پھونکا جا رہا ہے۔ اس وقت ہمیں دنیا و مافیہا کا کوئی ہوش نہ رہا اور صرف ایک ہی آواز ہمارے کانوں میں گونجنے لگی اور وہ عباسؓ کی آواز تھی۔ اس وقت ہماری تمام کمزوری جاتی رہی اور یا تو ہمارے اندر یہ احساس پایا جاتا تھا کہ ہم اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو نہیں روک سکتے یا پھر ہم نے آخری دفعہ پھر زور لگایا اور اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو موڑنے کی پوری کوشش کی۔ چنانچہ جو مُڑ گئے سو مُڑ گئے اور جو نہ مُڑے ہم نے تلواریں نکال کر ان کی گردنیں کاٹ دیں اور پیدل دوڑتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ایمان سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تھی کہ خواہ کیسا ہی خطرہ ہو خدا آپ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتا تھا یہی شان اپنے درجے کے مطابق صحابہ میں پیدا ہو گئی'' تھی (آپ کی تربیت کے زیر اثر)''۔

(اسوہ حسنہ، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 93 تا 95)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون کون ثابت قدم رہا ایک روایت میں آتا ہے۔ اور یہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ مسلمان بھاگ گئے اور آپ کے پاس مہاجرین وانصار میں سے صرف اسّی لوگ رہ گئے۔ ہم ثابت قدم رہے اور پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے اور یہی وہ لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے سکینت نازل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر موجود تھے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے تھے۔ آپ کی خچر جھکی تو آپ زین سے نیچے جھکے۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہو جائیں۔ اللہ آپ کو بلند کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مٹی کی ایک مٹھی دو تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھی میں مٹی بھر کے دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وہ مٹی لے کے ان کے، دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی تو ان کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں۔ پھر فرمایا: مہاجرین وانصار کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا وہ یہاں موجود ہیں تو فرمایا ان کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا تو وہ اپنی تلواروں کو اپنے دائیں ہاتھوں میں لیتے ہوئے آئے اور مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب لوگ بھاگ گئے یعنی مسلمانوں کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقریباً ایک سو افراد رہ گئے۔ اس وقت آپ نے یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ ہم تجھ ہی سے شکوہ کرتے ہیں اور مدد کے لیے تجھی کو پکارتے ہیں۔ تو جبرئیل نے عرض کی۔ آپ پر وہی کلمات القاء ہوئے ہیں جو حضرت موسیٰ کو سمندر کے پھٹنے کے دن سکھائے گئے تھے۔ (ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 325 تا 327 دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرت حارثہ بن نعمان سے روایت ہے کہ جب لوگ الٹے قدم واپس لوٹے تو مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کے ساتھ صرف سو افراد رہ گئے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسی روز یعنی حنین کے موقع پر آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ ہر ایک نے دس دس سے زائد ضربیں لگائیں۔ حضرت ابن مسعود بھی ان میں شامل تھے اور انصار میں سے حضرت ابودُجانہؓ، حَارِثہ بن نعمان، سَعْد بن عُبادہ، ابوبَشِیْر، اُسَیْد بن حُضَیْر اور اہل مکہ میں سے شَیْبَہ بن عثمان ثابت قدم رہے۔

خواتین میں سے حضرت اُمِّ سُلَیم بنت مِلْحَان، ام عُمارہ نَسِیْبَہ بنت کعب، اُمّ حارِث، اُمّ سُلَیط بنت عُبید یہ بھی جنگ کے میدان میں تھیں۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 329-330 دار الکتب العلمیة بیروت)

صحابیات کی ثابت قدمی کے بارے میں آتا ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سُلَیم بنت مِلْحَان کو دیکھا وہ اپنے شوہر ابوطلحہ کے ہمراہ تھیں اور وہ حاملہ تھیں۔ انہیں ڈر تھا کہ اونٹ انہیں نیچے نہ گرا دے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ہاتھ نکیل اور لگام کے اندر سے ڈال کر اونٹ کا سر اپنے قریب کر رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سُلَیم ہے؟ انہوں نے کہا جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ پر قربان ہوں۔ ان خاتون کے پاس ایک خنجر تھا۔ تو حضرت ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ ام سُلیم ہے اس کے پاس خنجر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: یہ خنجر کس لیے ہے؟ تو انہوں نے، ام سُلیم نے جواب دیا کہ میں نے یہ اس لیے رکھ لیا ہے کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو سن کے مسکرائے۔ حضرت ام سُلیم جو اس نازک وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا چھوڑ کر لوگوں کے بھاگنے کا اتنا دکھ اور رنج اور غصہ تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مغلوب ہو کر آپ سے عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے بعد جو طُلَقَاء یعنی آزاد کیے گئے ملے۔ طُلَقَاء سے مراد مکہ کے وہ باشندے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا أَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ کہہ کر احسان فرمایا تھا اور ان میں سے دو ہزار جنگِ حنین میں شامل ہوئے اور دشمن کے تیروں کے سامنے بھاگ پڑے اور پرانے صحابہ کو بھی دھکیل کر پیچھے ہٹنے کا باعث بنے اس میں ان کا ذکر ہے۔ بہر حال آپ نے کہا کہ جنہوں نے آپ کے ساتھ ہوتے ہوئے شکست کھائی ہے ان کو، ان طُلَقَاء کو قتل کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم! یقیناً اللہ تعالیٰ دشمن کے مقابلے میں کافی ہوا اور اس نے احسان فرمایا۔

ایک اَور بہادر صحابیہ حضرت عُمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے دن جب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو ہم چار عورتیں تھیں۔ میرے پاس تیز کاٹ والی تلوار تھی اور ام سُلیم کے پاس خنجر تھا اور انہوں نے وہ خنجر اپنی کمر کے ساتھ باندھ رکھا تھا اور وہ امید سے تھیں۔ ان کے علاوہ حضرت ام سُلیط اور اُمّ حارِث بھی موجود تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام عُمارہ نے بلند آواز دی اور کہنے لگیں کہ اے انصار! تمہیں فرار ہونے سے کیا تعلق؟ وہ کہتی ہیں کہ میں نے ھَوَازِن کے ایک شخص کو دیکھا جو جھنڈا اٹھائے گندمی اونٹ پر سوار تھا۔ وہ مسلمانوں کے پیچھے بھاگا جا رہا تھا۔ میں اس کے سامنے آئی اور اس کے اونٹ کی کونچوں پر وار کیا تو وہ سوار اپنی پیٹھ کے بل نیچے گرا تو میں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر تلوار سے وار کرتی رہی یہاں تک کہ اسے موت کی نیند سلا دیا۔ پھر مَیں نے اس کی تلوار لے لی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار سونتے ہوئے میدان جنگ میں کھڑے تھے۔ میں وہاں پہنچی اور آپؐ پکار

ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ:۳﴾

اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ:٦﴾

یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

رہے تھے کہ اے اصحابِ سورہ بقرہ! چنانچہ انصار حملہ کرتے ہوئے واپس پلٹے اور ھوازن کے لوگ صحابہ کے سامنے اتنی دیر ہی ٹھہرے جتنی دیر میں اونٹنی کو دوہا جاتا ہے یعنی تھوڑی دیر وہ مقابلہ کر سکے۔ پھر وہ دشمن شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے دشمن کی اس طرح کی ذلت آمیز شکست کبھی نہیں دیکھی۔ وہ ہر سمت منہ اٹھائے بھاگے جا رہے تھے۔ میرے بیٹے حُبَیْب اور عبداللہ میرے پاس واپس آئے اور ان کے ہاتھوں میں قیدی تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ النساء مع الرجال، حدیث 3360، مترجم نور فاؤنڈیشن جلد 9 صفحہ 241، 242)

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد 5 صفحہ 330-331 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 139 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (کتاب المغازی (مترجم) جلد دوم صفحہ 316 مکتبہ رحمانیہ)

حضرت ابو بَشِیر مَازِنیؓ سے روایت ہے کہ حنین کے دن ہم نے صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ہم اس جگہ پہنچے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑا کیا تھا۔ سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ ہمیں علم نہ تھا کہ اچانک ہم پر حملہ ہو گیا۔ ہمارے لشکر کا اگلا حصہ ہماری طرف واپس پلٹا اور وہ شکست کھا چکے تھے۔ ہماری صفیں خلط ملط ہو گئیں اور ہم لشکر کے اگلے حصے سمیت شکست کھا گئے۔ میں پلٹ کر آگے بڑھا۔ میں نوجوان لڑکا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اگلے حصے میں ہیں تو میں کہنے لگا کہ اے انصار! میرے ماں باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ تم کہاں پھرے جا رہے ہو؟ انہوں نے آواز دی۔ میں شکست خوردہ لوگوں کو پیچھے موڑ رہا تھا۔ میری کوشش صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلامت دیکھنے کی تھی یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور آپ فرما رہے تھے اے انصار! اے انصار! میں آپؐ کی سواری کے قریب گیا اور میں نے پیچھے دیکھا انصار فوراً واپس لوٹ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر دشمن کے سامنے کھڑے تھے اور انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قتال کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ تھے۔ تو انصاری دشمن کو دور کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ایک فرسخ یعنی تین میل تک دھکیل دیا۔ وہ گھاٹیوں میں پھیل گئے یہاں تک کہ وہ ہمارے سامنے شکست کھا گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی منزل اور اپنے خیمہ کی طرف لوٹ گئے اور قیدی آپ کے اردگرد بندھے ہوئے تھے۔ ایک گروہ آپ کے خیمہ کے گرد تھا اور آپ کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ازواج حضرت ام سَلَمہؓ اور حضرت زینبؓ تھیں۔ ایک روایت میں حضرت ام سَلَمہؓ اور حضرت میمونہؓ کا ذکر ملتا ہے۔ ان کے اردگرد اُن لوگوں کی جماعت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہرہ دے رہے تھے اور وہ عَباد بن بِشر، ابو نَائِلہ اور محمد بن مَسْلَمہ تھے۔

ابن عُقبہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی آدمی صَفوان بن اُمیہ کے پاس سے گزرا۔ (یہ ابھی تک مشرک تھا اور حنین کی جنگ کا نظارہ کرنے کے لیے ساتھ آیا تھا) اور کہا تجھے بشارت ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اصحاب کو شکست ہو گئی۔ پہلے جو حملہ ہوا تھا اس کی وجہ سے اس نے یہ شکست کی خبر دی اور پھر وہ مشرک کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! وہ اب کبھی بھی پہلی حالت میں نہیں آسکتے یعنی اب ان کو فتح نصیب نہیں ہو سکتی تو صفوان نے کہا تُو مجھے بدوؤں کے غلبہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! کسی قریشی کا سردار بننا مجھے بدوؤں کے سردار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ صفوان اس بات سے غصہ میں آ گیا۔ اس دشمن کی بات جب سنی تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو خبر لانے کے لیے بھیجا اور کہا کہ غور سے سنو یہ کس کے شِعار کی آواز آ رہی ہے کیونکہ اس وقت نعروں کی آواز بھی شروع ہو گئی تھی۔ وہ واپس اس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے بنو عبد الرحمٰن! اے بنو عبید اللہ! اے بنو عبد اللہ! اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ گئے ہیں اور یہ ان کا جنگ میں شِعار ہے۔ اس سے صفوان کو تسلی ہوئی اور وہ کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح ہوئی ہے۔ (ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 318 تا 320 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 260 بزم اقبال روڈ، لاہور)

اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار پر کنکریاں پھینکنے اور دعا کرنے کے بارے میں بھی یوں ذکر ملتا ہے جس طرح پہلے ذکر ہوا آپ نے فرمایا تھا مٹی دو مجھے پھینکوں گا۔ اس کی مزید تفصیل میں ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ صحابہ کے واپس پلٹنے پر جب جنگ اپنے زوروں پر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر جنگ کا نظارہ کیا اور آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ خوب زوروں پر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پکڑے اور انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا پھر فرمایا محمد کے ربّ کی قسم! ایک اَور روایت میں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کے رب کی قسم! یہ لوگ شکست کھا گئے۔

حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں دیکھنے لگا تو لڑائی ویسے ہی ہو رہی تھی جیسے میں دیکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جونہی آپ نے کنکریاں پھینکیں تو میں نے دیکھا کہ ان کی تیزی ماند پڑنے لگی یعنی دشمن کا حملہ جو تھا ماند پڑنے لگا اور ان کا معاملہ الٹنے یعنی معاملہ دشمن کی شکست کی طرف پھر گیا۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی غزوہ حنین۔ حدیث 1775)

اس کی مزید تفصیل اس طرح ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکابوں میں پاؤں رکھ کے کھڑے ہو گئے اور آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے کہنے لگے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُکَ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ لَا یَنْبَغِیْ لَھُمْ اَنْ یَّظْھَرُوْا عَلَیْنَا۔ اے اللہ! میں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ اے اللہ! مناسب نہیں ہے ان کے لیے کہ وہ ہم پر غالب آئیں اور ہم مغلوب ہو جائیں۔

یزید بن عامر سُوَائی سے روایت ہے کہ وہ حنین میں مشرکین کے ساتھ موجود تھے اور بعد میں اسلام لائے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے موقع پر زمین سے ایک مٹی کی مٹھی لی۔ پھر مشرکین کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کے چہروں کی طرف پھینک دی اور فرمایا کہ تم لوٹ جاؤ۔ چہرے سیاہ ہو گئے۔ جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملتا تھا وہ اپنی آنکھوں میں چبھن کی شکایت کرنے لگتا اور اپنی آنکھوں کو ملتا تھا یعنی دشمن کی آنکھوں میں جلن شروع ہو گئی۔ اس وقت آپ دُلدُل نامی خچر پر سوار تھے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 5 صفحہ 322، 324، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 154 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شَیبہ بن عثمان ایک قریشی معزز شخص تھا اس کا باپ عثمان بن طلحہ جنگِ احد میں قتل ہوا تھا۔ یہ مکہ سے حنین کے لشکر میں شامل ہوا۔ بعض کے نزدیک یہ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہو گیا تھا۔ وہ خود بیان کرتا ہے کہ میں اس نیت سے شامل ہوا تھا کہ جب بھی (اس کا مطلب ہے مسلمان نہیں ہوا تھا) مجھے موقع ملا تو میں اپنے باپ کے قتل کے بدلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے نعوذ باللہ اپنے دل کو ٹھنڈا کروں گا۔ اسلام سے مخالفت کا یہ عالم تھا کہ یہ کہا کرتا تھا کہ سارا عرب و عجم بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لے میں تب بھی ان کی پیروی نہیں کروں گا۔ تو شَیبہ نے جب دیکھا کہ مسلمان میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف چند ایک لوگوں کے درمیان رہ گئے ہیں تو وہ بیان کرتے ہیں میں نے سوچا کہ میرے لیے اب بہترین موقع ہے کہ نعوذ باللہ مَیں آپ کو قتل کر سکتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ میں آپ کے دائیں جانب سے آپ پر حملہ کرنے کے لیے آگے ہوا تو میں نے وہاں آپ کے چچا عباس کو کھڑے دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ عباس کی موجودگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ میں واپس پلٹا اور پھر میں آپ کے بائیں جانب ہوا کہ ادھر سے حملہ کرتا ہوں تو وہاں دیکھا کہ ابوسفیان بن حارث کھڑے ہیں تو وہاں سے واپس ہو گیا اور پھر آپ کے پیچھے کی جانب سے آپ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو جب حملہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے الٹے پاؤں تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ بعد میں وہ بیان کرتے تھے کہ عین اس وقت مجھے آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیے اور یوں لگا وہ شعلے مجھے بھسم کر کے رکھ دیں گے، کر دیں گے۔ اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ شیبہ میرے قریب آؤ۔ آپ کو پتہ لگ گیا کہ یہ پیچھے کھڑے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا۔ آپؐ نے تبسم فرمایا اور میرے سینے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الشَّیْطَانَ۔ اے اللہ! شیطان کو اس سے دور کر دے۔ شَیبہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے کان، میری آنکھ اور میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے اور میرا سینہ صاف ہو گیا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ سے فرمایا: اے شیبہ! کافروں سے جنگ کرو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں دشمنوں کی طرف تلوار لے کر آگے بڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یوں جنگ کرنے لگا کہ اس وقت اگر میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو اس کو بھی قتل کر دیتا۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 256 تا 258 بزم اقبال روڈ، لاہور)

(غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از علامہ علی برہان حلبی، مترجم صفحہ 639 مکتبہ دار الاشاعت کراچی)

(اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 9 صفحہ 272 مکتبہ دار السلام)

اس واقعہ کو حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اپنے رنگ میں بیان کیا ہے کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص نے بظاہر اسلام قبول کر لیا اور وہ جنگِ حنین میں شریک ہوا لیکن اس کی نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دوں گا۔ جب لڑائی تیز ہوئی تو اس شخص نے تلوار کھینچ لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اکیلے تھے، صرف حضرت عباسؓ ساتھ تھے۔ اس شخص نے موقع غنیمت جانا اور آگے بڑھ کر وار کرنا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً بتا دیا کہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

اس شخص کے اندر کپٹ ہے'' یعنی دشمنی ہے۔ ''وہ شخص خود ذکر کرتا ہے کہ میں آپ کی طرف بڑھتا گیا اور میں خیال کرتا تھا کہ اب میری تلوار آپ کی گردن اڑا دے گی لیکن جب میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور سینہ پر رکھ کر فرمایا۔ اے خدا! تُو اس کو شیطانی خیالات سے نجات دے اور اس کے بغض کو دور کر دے۔ وہ شخص کہتا ہے مجھے یکدم یوں محسوس ہوا کہ آپ سے زیادہ پیاری چیز اَور کوئی نہیں۔ اِس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھو اور لڑو۔ میں نے تلوار سونت لی اور خدا کی قسم! اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور وہ میرے سامنے آجاتا تو میں اپنی تلوار اِس کے سینہ میں بھونک دیتے'' یعنی گھونپ دیتا اور اس'' سے بھی دریغ نہ کرتا۔ یہ محبت ہے جس نے اس کی دشمنی کو دور کر دیا۔'' (بھیرہ کی سرزمین میں ایک نہایت ایمان افروز تقریر۔ انوار العلوم جلد 22 صفحہ 114) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت تھی اس نے اس کی دشمنی ختم کر دی۔

جنگ ختم ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ میں تشریف فرما تھے کہ شَیبہ بن عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے شیبہ! جو کچھ تم اس وقت سوچ رہے تھے اس سے وہ بہتر ہے جو اب اللہ نے تمہارے لیے مقدر کر دیا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو وہ تمام باتیں بتائیں جو شیبہ اس وقت میدان جنگ میں اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھا۔ شیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کچھ ماضی میں ہوا اس کی بخشش کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دعا دیتے ہوئے فرمایا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ۔ اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد 9 صفحہ 258 بزم اقبال روڈ، لاہور)

اسی طرح نُضَیر بن حارِث کی بد نیتی اور ان کے نیک انجام کا ذکر بھی ملتا ہے کہ مکہ سے جو لوگ بد نیتی اور بد ارادوں سے حنین کے لشکر میں شامل ہوئے تھے ان میں سے ایک نُضَیر بن حارِث بھی تھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص تھا اور اس کا بھائی جنگِ بدر میں مارا گیا تھا۔ یہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ اس نیت سے حنین کی طرف نکلا تھا کہ موقع ملتے ہی مشرکین کی طرف سے حملہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا اور جب مسلمان ابتدا میں منتشر ہوئے تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے ان کی طرف گیا لیکن جونہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد سفید چہروں والے کچھ لوگ ہیں جو مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہاں سے دُور ہو جاؤ۔ ان کی آواز میں ایسی دہشت تھی کہ میں ڈر گیا اور میں کانپنے لگ گیا اور تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ مسلمان واپس جمع ہونے لگے اور دشمنوں پر حملہ کرنے لگے۔ اس دوران مَیں وہاں سے واپس ہو گیا اور درختوں میں چھپ گیا اور کئی دن چھپا رہا کیونکہ جو کچھ میں نے دیکھا تھا اس کا رعب مجھ سے دور نہیں ہو رہا تھا یہاں تک کہ مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف چلے گئے اور پھر وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جِعْرَانَہ چلے گئے۔ تو جنگ ختم ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ اب اسلام کا غلبہ ہو چکا ہے اور سب نے اسلام قبول کر لیا ہے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ چنانچہ میں چھپتا چھپاتا جِعْرَانَہ چلا گیا اور مسلمانوں میں شامل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور فرمانے لگے نُضَیر تم ہو؟ میں نے عرض کی جی حضور حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے اُس سے بہتر ہے جو تم نے حنین کے موقع پر ارادہ کیا تھا اور اس میں اللہ تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو گیا تھا یعنی تیرے ارادے کے اور تیرے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ نُضَیر بیان کرتے ہیں کہ میں یہ بات سن کر تیزی سے حضورؐ کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اللہ کے علاوہ کوئی اَور معبود ہوتا تو وہ مجھے کچھ فائدہ دیتا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اَللّٰهُمَّ زِدْهُ ثَبَاتًا۔ اے اللہ! اسے ثابت قدمی میں بڑھا دے۔ نُضَیر نے کہا اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے طفیل میرا دل ثابت قدمی کے اعتبار سے چٹان کی طرح ہو گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے جس نے اسے ہدایت فرمائی۔

(ماخوذ از البدایۃ والنہایۃ جلد 7 صفحہ 112-113، دار ھجر بیروت)

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 321-322 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غزوۂ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نومسلم سردارانِ قریش کو تالیفِ قلوب کے لیے سو سو اونٹ عطا فرمائے۔ ان میں سے ایک یہ نُضَیر بن حارِث بھی تھے۔ انہوں نے ایسی خودداری کا مظاہرہ کیا جو در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کو ثباتِ ایمانی عطا کیے جانے کی دعا کا اثر تھا کہ ایک شخص ان کو یہ خبر سنانے کے لیے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سو اونٹ دینے کا اعلان فرمایا ہے لہٰذا وہ اونٹ لے لیں۔ اس پر نُضَیر نے اس کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تالیفِ قلب کے لیے یہ دے رہے ہیں۔ اس لیے میں یہ اونٹ نہیں لوں گا یعنی میں تو اللہ کے فضل سے اسلام پر ثابت قدم ہوں۔ مجھے تالیف قلب کے لیے اس طرح کا مال لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر خود ہی بعد میں کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود تو یہ مال نہیں مانگا اور نہ ہی سوال کیا ہے اور یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطیہ اور تحفہ ہے اس لیے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر انہوں نے یہ خبر لانے والے کو ان اونٹوں میں سے دس اونٹ تحفہ کے طور پر دے دیے اور باقی خود رکھ لیے۔ (ماخوذ از اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 307 دار الکتب العلمیۃ)

بعد میں اکثر اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس شرک پر نہیں مرے جس پر ہمارے آباء و اجداد تھے۔ ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔ یہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور پھر وہاں سے جہاد کی غرض سے شام کی طرف چلے گئے اور پندرہ ہجری میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ باقی ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۶ ستمبر ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۶)

......☆......☆......☆......

امن کا شہزادہ

(نصر الحق نصر نیپالی معلم وقف جدید ارشاد)

جاؤں تو کہاں میں تم سے دُور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر
ماحول تیرا ہے نورونور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

شادابی و رانائی دمکے ہے تیرے رخ پر
انوار خداوندی چمکے ہے تیرے رخ پر
دیدار سے ہر غم ہو کافور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

سر پر جو تیرے آقا یہ تاج خلافت ہے
رہبر ہے زمانے کا معیار صداقت ہے
آجائے تیرے قدموں میں سرور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

اک امن کا شہزادہ عالم کے لئے ہے تو
اور سینہ سپر قائد ظالم کے لئے ہے تو
اقوال تیرے کر دے مخمور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

اب ہاتھوں میں تیرے ہی اسلام کا پرچم ہے
تجھ سا ہو اگر رہبر پھر ہم کو بھی کیا غم ہے
سر کر لینگے ہم ہر طور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

قربان تیرے حسن ازل پر ہوا ہر دل ہے
آراستہ بس تیرے ہی دم سے ہراک محفل ہے
جاذب ہے نصرؔ چہرے کا نور اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْر

......☆......☆......☆......

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی ایک منفرد پیشکش ''تعارف کتب''

روحانی خزائن اور انوار العلوم کا اجمالی جائزہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی جانب سے تعارف کتب پر مشتمل ایک نئی معلوماتی سیریز پیش کی جارہی ہے جس میں روحانی خزائن اور انوار العلوم کی کتب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام جماعت کے احباب کے لئے علمی، روحانی اور تربیتی اعتبار سے نہایت مفید ہیں، جن کی مدد سے کتب فہم میں آسانی اور مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ یہ پروگرام وقتاً فوقتاً ایم ٹی اے پر نشر کئے جاتے ہیں اور MTA International India Studios کے یوٹیوب چینل پر بھی دستیاب ہیں جہاں سے احباب اپنی سہولت کے مطابق ان پروگرامز سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے آفیشل یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں اور واٹس ایپ چینل کو فالو کریں تا کہ آپ کو ہر نئے پروگرام کی بروقت اطلاع ملتی رہے۔

آفیشل Whatsappp چینل ایم ٹی اے

آفیشل Youtube چینل ایم ٹی اے

مسلمان ایک نہیں ہیں، ایک طاقت نہیں ہیں، اگر وہ خلافت کے زیر سایہ ہوتے تو ایک طاقت ہوتے اور پھر دشمن کو جرأت نہ ہوتی کہ انکے خلاف لڑے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے میں مسیح موعودؑ کے بعد خلافت جاری ہوگی، اسلئے ہم خلافت کو مانتے ہیں اور ہم امن میں رہتے ہیں ہمیں خلافت سے راہنمائی بھی ملتی رہتی ہے، لیکن تم لوگوں کو guidance دینے والا کوئی نہیں ہے ☆

یہ نظر رکھیں کہ بچے ایسے پروگرام نہ دیکھیں جن سے اخلاق خراب ہوتے ہوں، جو بھی پروگرام بچہ دیکھ رہا ہے اسے دیکھیں اور اس کو کہیں کہ تم نے ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں دیکھنا، کنٹرول اور ڈسپلن میں رکھیں تو ٹھیک ہے، پیار سے سمجھاتی رہیں کہ اس کے کیا نقصان ہیں، تم مستقل دیکھو گے تو تمہاری نظر بھی خراب ہو جائے گی، تمہاری concentration کا level بھی خراب ہو جائے گا، تم پڑھائی میں اچھے نہیں رہ سکتے، تو اس طرح پیار سے بچوں کو سمجھائیں، اُسکے دوست بنیں تو سمجھ آئیگی، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنکو زمانے کی ان بُری چیزوں سے بچا کے رکھے ☆

حق تلفی اُس وقت ہوتی ہے جب ہم خدا کو بھول جاتے ہیں، جب ہم سمجھتے ہیں کہ صرف ہماری انا ہے، خاوند بیوی میں دوستی ہونی چاہئے اور اعتماد ہونا چاہئے، اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں

بتاؤ کہ اسلام عورت کے حق ادا کرتا ہے، اسلام امن کی باتیں کرتا ہے، اسلام ملک سے محبت کی باتیں کرتا ہے، اسلام ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کیطرف توجہ دیتا ہے، اسلام میں ہر چیز کو عدل اور انصاف سے اسکا حق ادا کرنیکا حکم ہے اور اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ چاہے تمہارا خود نقصان ہو رہا ہو لیکن انصاف کو تم نے نہیں چھوڑنا ☆

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ جرمنی کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ 2 جون 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جرمنی کے شہروں کولون اور بریمن سے تعلق رکھنے والی ممبراتِ لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور چھوٹی بچیوں پر مشتمل اُنچاس رکنی وفد کو اسلام آباد، ٹلفورڈ میں قائم mta سٹوڈیوز میں ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی، اس وفد نے خصوصی طور پر حضور انور سے ملاقات کی خاطر جرمنی سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

حضور انور نے سب کو السلام علیکم کا تحفہ پیش فرمایا بعدۂ شرکائے مجلس کو حضور انور سے سوالات کی سعادت حاصل ہوئی۔

ناصرات الاحمدیہ کی ایک ممبر نے پوچھا کہ مختلف مذاہب کیوں ہیں اور صرف ایک مذہب کیوں نہیں؟

حضور انور نے فرمایا انسان پہلے غاروں میں رہتا تھا، جنگلوں میں رہتا تھا، جانوروں کی طرح رہتا تھا، پھر انسان بنا اور آہستہ آہستہ اُس کو عقل آئی۔ اس کو انسان کا evolution کہتے ہیں۔

اسی طرح مذہب کا بھی evolution ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے دیکھا کہ انسان میں تھوڑی عقل ہے، تھوڑے وسائل ہیں تو ان کو اس کے مطابق تھوڑی حکمت کی باتیں بتائیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر نبی بھیجے لیکن ہر ایک کو تعلیم ایک دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کی باتیں مانو اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ، تو ہر جگہ ایک ہی تعلیم ہوئی۔

ہر علاقے میں نبی آتے تھے لیکن کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے لہٰذا ان کی ایک تعلیم ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے ہر قوم میں نبی بھیجے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے لئے بھیجا، اس کے بعد بھی بیچ میں نبی آئے، پھر جب تعلیم بگڑ گئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تا کہ لوگوں کو اکٹھا کریں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر واپس لے کر آئیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان میں اتنی عقل آ گئی ہے کہ اب ہر چیز سمجھ سکتا ہے اور ایک دوسرے سے رابطے بھی آرام سے ہو سکتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور یہ جو سارے پہلے نبی آئے تھے، انہوں نے یہ خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں ایک نبی آئے گا، جو ساری دنیا کے لئے آئیگا۔ اور کسی نبی نے ساری دنیا کیلئے آنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آخری شریعت بھیج دی اور اس آخری شریعت کے بارے میں پہلے نبیوں نے بھی خبر دی اور یہ کہا کہ جب وہ نبی آئے گا تو اس کو مان لینا، وہ سب دنیا کے لئے ہوگا۔ تورات کی پیشگوئیاں بھی ہیں، انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اس لئے یہ صرف اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ ساری دنیا کے لئے ہے اور کسی نبی کا دعویٰ نہیں ہے کہ وہ ساری دنیا کے لئے ہے۔

اللہ میاں نے پہلے لوگوں کو آہستہ آہستہ ذہنی طور پر تیار کیا کہ تم لوگ جو آئندہ زمانے میں ایک آخری نبی آئے گا اس کو ماننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور ہر نبی نے اس کی تعلیم دی۔ لیکن ہر نبی نے ایک ہی تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کو مانو اور ایک دوسرے سے اچھا سلوک کرو۔ تو اس لئے مختلف نبی مختلف علاقوں میں آئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا اور آپؐ نے پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانے میں جب مزید ایک دوسرے سے رابطے شروع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے ملنا جلنا شروع ہو جائے گا تو مسیحِ موعود آئے گا تم اس کو مان لینا اور فرمایا تھا کہ جب وہ آئے اور دعویٰ کرے تو اس کو میرا اسلام کہنا۔

تو بہرحال اس لئے مختلف مذہب ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے انکی عقل کے مطابق ان کو تھوڑی تھوڑی تعلیم دی، پھر جب موجودہ ترقی ہو گئی، انسان میں زیادہ عقل ہو گئی، نئے ذرائع آ گئے اور ہر چیز کے وسائل پیدا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بھیجا۔

ایک ممبر نے پوچھا کہ مَیں اپنی سہیلیوں کو کیسے سمجھا سکتی ہوں کہ وقفِ نَو کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر وہ عیسائی ہیں تو تم ان سے کہو کہ دیکھو! تمہاری عورتیں بھی وقف کرتی ہیں، جو nuns بنتی ہیں اور چرچ میں جاتی ہیں۔ پرانے زمانے میں وقف کیا کرتی تھیں اور اب بھی کرتی ہیں تا کہ وہ دین کی خدمت کریں۔ اسی لئے ہم نے بھی اپنے آپ کو وقف کیا کہ دین کی خدمت کریں۔ اور جس طرح حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی کو دین کے لئے وقف کیا تھا اور چرچ کو دے دیا تھا، اسی طرح ہمارے والدین نے بھی کہا ہے کہ اس نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی اپنے بچوں کو چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو دین کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور جن کو مذہب سے تعلق نہیں ہے، ان کو کہو کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں اور ایک خدا کی تعلیم یہ ہے کہ اس کی عبادت کرو اور ایک دوسرے سے اچھا سلوک کرو، اچھی باتیں کرو۔ اس لئے ہمارے ماں باپ نے ہمیں وقف کیا ہے کہ تم اس تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ اور یہ وقفِ نَو ہے، جو انہوں نے پیدائش سے پہلے ہمیں وقف کر دیا تھا، لیکن یہ زبردستی کوئی نہیں ہے، ہمیں جماعت کی طرف سے آزادی ہے کہ پندرہ سال کی عمر میں ہم اپنے عہدِ وقف کی تجدید کریں یا چھوڑ دیں۔ یہ ہمیں آزادی دی ہوئی ہے، اس لئے یہ کہنا کہ ہمارے سے زبردستی ہو رہی ہے غلط ہے۔ زبردستی نہیں ہو رہی بلکہ ہمیں مکمل آزادی حاصل ہے۔

ایک ممبر لجنہ نے دریافت کیا کہ غیر احمدی رابطوں کو خلافت کی اہمیت کیسے واضح کی جائے تا کہ وہ بھی دیکھ سکیں کہ خلافت خوف کو امن میں بدل دیتی ہے اور انسانیت کے تمام مسائل کا حل ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ غیر احمدی مسلمانوں کو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ خلافت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس لئے آپؐ کے بعد خلافت جاری ہوئی اور تم دیکھ لو کہ وہ جو پہلی خلافت تھی، انہوں نے اسلام کی تعلیم پر عمل کیا اور کروایا اور اس کو قائم کرنے کیلئے کوشش کی۔ ان کے خلاف دشمنیاں بھی ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے ہی پیشگوئی کر دی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب اسلام کے اتنے فرقے ہو جائیں گے، جس طرح یہودیوں کے بہت سارے فرقے ہیں، اس وقت مسیحِ موعود آئے گا اور جب مسیح موعود آئے گا تو وہ تمام فرقوں کو اکٹھا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی کہا کہ تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو۔ جب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جاؤ گے تو پھر آپس کے اختلاف ختم ہو جائیں گے، جھگڑے ختم ہو جائیں گے، فرقے بازیاں ختم ہو جائیں گی، کوئی یہ نہیں کہے گا کہ مَیں سُنّی ہوں، میں وہابی ہوں، میں شیعہ ہوں، میں دیوبندی ہوں، اس طرح بہت سارے فرقے ہیں، سب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں گے۔

اور بہت سارے لوگ پھر یہ مانتے بھی ہیں کہ ہمیں ایک لیڈرشپ چاہئے۔ جب یہ مانتے ہیں کہ ایک لیڈرشپ چاہئے تو اس کے بینر کے نیچے آئیں گے تو پھر ایک طاقت بن جائیں گے۔

اب اسرائیل کو دیکھو! جو پوری دنیا کے لئے مصیبت کا باعث ہے 54 مسلمان ملک ہیں اور بعض ملک بڑے بڑے پیسے والے بھی ہیں۔ ان کے پاس تیل کی دولت ہے، لیکن کوئی ان کی بات نہیں سنتا۔ اس لئے کہ مسلمان ایک نہیں ہیں، ایک طاقت نہیں ہیں، اگر وہ خلافت کے زیرِ سایہ ہوتے تو ایک طاقت ہوتے اور پھر دشمن کو جرأت نہ ہوتی کہ ان کے خلاف لڑے۔

اس لئے ان کو بتاؤ کہ خلافت میں ایک اکائی ہے، اس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں مسیح موعود کے بعد خلافت جاری ہوگی۔ تو اس لئے ہم مانتے ہیں اور ہم امن میں رہتے ہیں، ہمیں راہنمائی بھی ملتی رہتی ہے، تم لوگوں کو guidance دینے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ مختصر سی بات ہے جو تم انہیں بتا سکتی ہو۔

اگلا سوال سوشل میڈیا سے متعلق تھا کہ ایک ماں اپنے بچوں کو سوشل میڈیا کے بُرے اثرات سے کیسے بچا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوشش ہی کر سکتی ہے کہ آہستہ آہستہ بچائے۔ مائیں آپ ٹی وی پر پروگرام دیکھ رہی ہوتی ہیں اور اپنی جان چھڑوانے کے لئے آئی پیڈ، ٹیبلٹ اور پھر آئی فون وغیرہ بھی بچوں کو پکڑا دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ چلو تم یہ دیکھو، تو جان نہ چھڑائیں بلکہ ان کو سمجھائیں۔ لیکن یہ نظر رکھیں کہ بچے ایسے پروگرام نہ دیکھیں جن سے اخلاق خراب ہوتے ہوں یا کوئی گندی فضول باتیں آتی ہوں، اس پر نظر رکھیں۔ جو بھی پروگرام بچہ دیکھ رہا ہے اسے دیکھیں اور اس کو کہیں کہ تم نے ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں دیکھنا۔ تو آہستہ آہستہ کنٹرول اور ڈسپلن میں رکھیں تو ٹھیک ہے۔ باقی پیار سے سمجھاتی رہیں کہ اس کے کیا نقصان ہیں، تم مستقل دیکھو گے تو تمہاری نظر بھی خراب ہو جائے گی، تمہاری concentration کا level بھی خراب ہو جائے گا، تم پڑھائی میں اچھے نہیں رہ سکتے۔ تو اس طرح پیار سے بچوں کو سمجھائیں، اس کے دوست بنیں تو سمجھ آئے گی، اس کے ساتھ ان کے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمانے کی ان بُری چیزوں سے بچا کے رکھے۔

تو اس طرح جب کریں گی تو ٹھیک ہے۔ بلکلی تو آپ ان کو روک نہیں سکتیں، کچھ وقت دینا پڑے گا۔ کہہ دیں کہ اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں وقت دیتی ہوں کہ تم نے بس ایک گھنٹہ دیکھنا ہے، ایک گھنٹہ دیکھ لو۔ نہیں تو اس سے نقصان زیادہ ہیں۔ بچے سمجھ جاتے ہیں۔

ایک ممبر لجنہ نے راہنمائی طلب کی کہ حقوق اور صبر میں کیا فرق ہے؟ اگر کوئی ہماری حق تلفی کرے تو ہمیں بولنا چاہئے یا ہمیں صبر کرنا چاہئے؟

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ یہ تو نوعیت پر منحصر ہے کہ آپ کے حقوق کس قسم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق بیان کر دیے۔ خاوند کو کہہ دیا کہ بیوی اور خاوند کے ایک ہی حقوق ہیں اور بیویوں سے اچھا، نیک سلوک کرو عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کہ بیویوں سے اچھا اور نیک سلوک کرو۔ اور بیوی سے کہہ دیا کہ تم اپنے گھر کا خیال رکھو، اپنے بچوں اور خاوند کا خیال رکھو اور گھر کے ماحول کو اچھا بناؤ۔ تو یہ اگر ہر ایک کو اپنی اپنی limits کا پتا ہو تو حق کی تلفی ہو ہی نہیں سکتی۔ حق تلفی اس وقت ہوتی ہے، جب ہم خدا کو بھول جاتے ہیں، جب ہم سمجھتے ہیں کہ صرف ہماری انا ہے۔

حضورانور نے اپنے خاندان کو وقت دینے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تاکید فرمائی کہ اب خاوند جو weekend پر دین کے کام کیلئے چلا جاتا ہے، اوّل تو اس کو چاہئے کہ کم ازکم مہینے میں ایک دو weekend بیوی بچوں کو دے، ان کو ساتھ سیر کے لئے بھی لے کے جائے، ان کا حق دے اور اس کے علاوہ اگر وہ دین کا کام کر رہا ہے تو ٹھیک ہے اسے کرے۔ اب عورتیں، لجنہ بھی بہت ساری ایسی ہیں جو دین کا کام کر رہی ہوتی ہیں، شام کو خاوند گھر آتا ہے تو بعض دفعہ آپ کے اجلاس ہو رہے ہوتے ہیں تو آپ اجلاس پر گئی ہوتی ہیں یا weekend پر لجنہ میٹنگ کر رہی ہوتی ہیں تو خاوند کہتا ہے کہ تم کہاں اور کیوں گئی تھی؟ تو آپ کہتی ہیں کہ میں لجنہ کے کام سے گئی تھی تو وہ کہتا ہے کہ تم نے میرا حق نہیں ادا کیا۔ اسی طرح بیوی خاوند کو کہتی ہے کہ تم وہاں جماعتی کام کے لئے چلے گئے تھے اور تم نے میرا حق ادا نہیں کیا، میں اور بچے گھر میں اکیلے بیٹھے bore ہو رہے ہیں اور ہمیں کہیں لے کر نہیں جاتے۔ پس یہ تو عقل کی بات ہے، آپس میں اگر باہمی افہام و تفہیم ہو، سمجھ بوجھ ہو تو یہ دیکھنا ہو گا۔ اپنے حقوق کی limit بنانی ہے اور آپس میں ایک دوسرے سے مل بیٹھ کر، جس طرح دو دوست اچھی طرح معاملہ طے کر لیتے ہیں کہ تم یہ کرو، میں یہ کروں۔ تو ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو تو حقوق کی تلفی کوئی نہیں ہوتی۔

یہ تو سمجھ کی بات ہے کہ کس حد تک آپ سمجھتی ہیں کہ حق کیا ہے؟ خاوند بیوی میں دوستی ہونی چاہئے اور اعتماد ہونا چاہئے، اگر وہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ رشتہ تو اعتماد کا ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ ساسوں کو بہوؤں کے معاملے میں دخل نہیں دینا چاہئے اور ان کو آزاد چھوڑنا چاہئے، ان کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ یہ بھی کسی کی بیٹی ہے جو میں اپنے گھر لیکر آئی ہوں اور بہو کو ساس کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس طرح میں اپنی ماں کی عزت کرتی ہوں، اسکی بھی عزت کروں، تو یہ بھی understanding کی بات ہے۔

حضورانور نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ طلاق اور بے جا سختیاں وغیرہ نہیں کرنی چاہئیں بلکہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ میں ایسے مردوں کو تو مرد سمجھتا ہی نہیں اور جہالت کی انتہا ہے کہ وہ بیویوں کے حق ادا نہیں کرتے اور ان پر سختی کرتے ہیں۔ اور اسی طرح بیوی کو کہا کہ تم خاوند کے حق ادا کرو تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ایک صحابی کی شکایت کر دی کہ وہ اپنی بیوی پر بہت سختی کرتے ہیں تو آپؑ کو بہت غصہ چڑھا، آپؑ نے بہت ڈانٹا۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی آپؑ کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔ تو اس کے بعد ایک دوسرے صحابی وہاں سے توبہ توبہ کرتے اٹھے، وہ بھی اپنی بیوی سے سختی کیا کرتے تھے۔ وہ بازار گئے اور بیوی کے لئے تحفے لئے اور گھر گئے۔ گھر جا کر اسے بڑے پیار سے چیزیں پیش کیں کہ یہ لو، میں تمہارے لئے لایا ہوں اور بجائے بدتمیزی سے بولنے کے پیار کی باتیں کرنے لگے۔

حضورانور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بیوی نے ان کو حیران ہو کر دیکھا کہ آج آپ کو ہو کیا گیا ہے، طبیعت ٹھیک ہے، یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں؟ اس پر تمام شاملینِ مجلس بھی مسکرا دیں اور انہوں نے خوب حظ اٹھایا۔

حضورانور نے مزید بیان فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ ہو یہ گیا ہے کہ آج میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غصے میں دیکھ کر آیا ہوں کہ انہوں نے جس طرح ڈانٹا ہے، میری شکایت بھی نہ کہیں ہو جائے، تو میں اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے آئندہ تم سے سختی نہیں کرونگا۔ تم میرے حق ادا کرو، میں تمہارے حق ادا کروں گا، ہم دونوں اب دوست بن کر رہیں گے۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ امسال گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم نے ''مَیں مسلمان ہوں، اپنا سوال پوچھیں'' کی کمپین کرنے کا ارداہ کیا ہے۔ پیارے حضور! ہماری راہنمائی فرمائیں کہ ہم اس کو کیسے بہتر طور پر کر سکتے ہیں؟

حضورانور نے فرمایا کہ کوشش یہ کرو کہ زیادہ تر عورتوں اور لڑکیوں سے رابطہ کرو۔ عام دنیا میں مذہب سے دُوری لڑکوں میں بھی ہے اور لڑکیوں میں بھی ہے۔ مذہب میں لڑکوں میں پھر کچھ fanatics پیدا ہو جاتے ہیں اور لڑکیوں میں بالکل وہ دیکھ دیکھ کر اور حالت ہے۔ جب آپ لوگوں کی حالت دیکھیں گی کہ آپ مذہب کی باتیں کر رہی ہیں تو لڑکیوں، غیر مذہب رکھنے والوں یا atheists یا جو غیر مسلم ہیں یا غیر احمدی مسلمان ہیں، سب میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ احمدی لڑکیاں اور عورتیں جو کام کر رہی ہیں، اللہ اور رسولؐ کی باتیں کر رہی ہیں تو ہمیں بھی سننا چاہئے۔ تو اپنا نمونہ قائم کرو لیکن صبر اور حوصلے سے۔

فرمایا: علم حاصل کرو، جب کمپین کرو گی کہ :

I am a Muslim, ask your question

تو سوال کا جواب بھی تو آنا چاہئے، اس لئے علم حاصل کرو اور دیکھو کہ آج کل عصر حاضر کے مسائل کیا ہیں، کس قسم کے سوال لوگ کرتے ہیں، ان کے جواب تیار کرو۔

آجکل جرمنی میں یہی زیادہ تر ہوا ہے کہ اسلام اور خلافت کے خلاف ایک مہم شروع ہوئی ہوئی ہے یا اسلام کے خلاف کہ یہ سختیاں کرتا ہے اور جہاد کی باتیں کرتا ہے یا عورتوں کے حق ادا نہیں کرتا تو ان چیزوں پر جواب اچھی طرح تیار کرو تا کہ جواب دے سکو۔ یہی چند issues ہوتے ہیں۔ ان کو بتاؤ کہ اسلام عورت کے حق ادا کرتا ہے، اسلام امن کی باتیں کرتا ہے، اسلام ملک سے محبت کی باتیں کرتا ہے، اسلام ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دیتا ہے، اسلام میں ہر چیز کو عدل اور انصاف سے اس کا حق ادا کرنے کا حکم ہے اور اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ چاہے تمہارا خود نقصان ہو رہا ہو لیکن انصاف کو تم نے نہیں چھوڑنا۔

حضورانور نے آخر پر سب شاملین کو السلام علیکم کہا اور اس طرح سے یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل 13 جون 2024ء)

......☆......☆......☆......

ضرورت ھے

نظامت تعمیرات قادیان کو ایک الیکٹریکل سپروائزر کی

مطلوبہ کوائف/تعلیمی قابلیت/تجربہ

(1) اُمیدوار کی عمر 18 سال سے کم اور 30 سال سے زائد نہ ہو۔ (حالات کے پیش نظر استثنائی صورت پر غور کیا جا سکتا ہے)
(2) اُمیدوار کو الیکٹریکل فیلڈ میں سرٹیفکیٹ یا Trade Qualification (مثال کے طور پر صنعتی ادارہ یا ووکیشنل اسکول سے) حاصل ہو۔
(3) اُمیدوار کے پاس الیکٹریکل سپروائزر لائسنس ہو۔
(4) اُمیدوار کو اضافی سرٹیفکیٹس جیسے Safety Certificate,First Aid/CPR Training Certificate,HV/LV Switching Operations حاصل ہو۔
(5) اُمیدوار کو الیکٹریکل انسٹالیشن، مرمت یا پروجیکٹ ورک میں کم ازکم 02 سالہ عملی تجربہ ہو۔
(6) سپروائزر یا Lead Technician Role کا کم ازکم 1 سالہ تجربہ ہو۔
(7) Industrial electrical systems,Control panels,Switchgear, Power Distribution Systems,Wiring and Conduit Systems کے کام کا تجربہ ہو۔
(8) Electricians یا Technicians کی ٹیم کو مینیج کرنے کا تجربہ ہو۔
(9) اُمیدوار کو الیکٹریکل Codes اور حفاظتی معیارات کی گہری سمجھ ہو۔
(10) الیکٹریکل Drawings اور Blueprints کو پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ہو۔
(11) الیکٹریکل مسائل کے Troubleshooting کا تجربہ ہو۔
(12) اچھی کمیونیکیشن اور ٹیم لیڈرشپ کی مہارت ہو۔
(13) اُمیدوار صحت مند ہو۔ دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ مہذب ہو اور کام کرنے والوں کے ساتھ حِلم کا رویہ رکھتا ہو۔

ضروری ہدایات:

(1) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہوں گی انہیں پر غور ہوگا۔
(2) خواہشمند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر/ مقامی امیر/ صدر جماعت/ مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ ارسال کریں۔
(3) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا۔
(4) سفر خرچ قادیان آمد و رفت و اخراجات میڈیکل سرٹیفکیٹ اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
(5) بوقتِ انٹرویو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان، گورداسپور پنجاب۔ پن کوڈ: 143516
موبائل: 9682587713,9888232530,9682627592 دفتر: 01872-501130
Email:diwan@qadian.in

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

بقیہ حضور انور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 02

تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا۔ اور میرا ایمان بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔

(الفضل قادیان دارالامان نمبر 95، جلد 11، مورخہ 6 جون 1924ء صفحہ 8)

پس کسی مذہب کے بارہ میں تحقیق کرنے اور اس پر غور و فکر کرنے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن چونکہ شیطان ہر وقت انسان کو راہ حق سے ہٹانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اس لیے انسان کو پہلے اپنے علمی اور روحانی معیار کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ تا کہ جس امر میں وہ غور و فکر کرنا چاہتا ہے، اس میں انصاف سے کام لے سکے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص احمدیت مخالف لٹریچر اور کتب کا مطالعہ کر کے احمدیت کے بارے میں تحقیق کرنا چاہتا ہے تو اسے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ کر لینا چاہیے۔ تا کہ مخالفین کی طرف سے پھیلائے جانے والے غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے اگر کہیں کوئی شک و شبہ پیدا ہو تو اس کے جواب سے وہ واقف ہو اور شیطان کے حملہ سے بچ سکے۔

سوال: مراکش سے ایک دوست نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ''تین قسم کے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے، ایک سویا ہوا تا آنکہ جاگ جائے، دوسرا بچہ تا آنکہ بالغ ہو جائے اور تیسرا مجنون تا آنکہ عاقل بن جائے'' کے تحت روزہ رکھوانے کی عمر کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک ارشاد کا حوالہ دے کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے روزہ کے لیے جو 18 سال کی عمر مقرر فرمائی ہے وہ کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے بلکہ یہ معیار ملکی موسم اور حالات، معاشرے کے عرف عام کے مطابق بدل سکتا ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت عائشہؓ کی ۱۳ سال کی عمر میں شادی ہے، جس کے بعد آپ اپنے میاں کی اطاعت میں روزہ کی مکلف ہوگئی تھیں۔ اُس دور میں لڑکی جسمانی صحت کے اعتبار سے حیض آنے پر عاقل شمار ہوتی تھی۔ لیکن اب عرف بدل گیا ہے اور قانون کے مطابق عاقل وہ ہے جو 18 سال کا ہو۔ کیا میرا یہ اجتہاد درست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 6 جولائی 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب:۔ آپ نے اپنے سوال میں دو مختلف امور کو بیان کر کے ان سے روزہ رکھنے کی عمر کے بارے میں جو استدلال کیا ہے وہ قیاس مع الفارق ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب شادی ہوئی تو حضرت عائشہؓ یقیناً بلوغت اور جوانی کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایسا ارشاد تو نہیں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا ہو کہ چونکہ تمہاری شادی ہوگئی ہے اس لیے اب تم روزے رکھا کرو۔ اگر آپ کے پاس کوئی ایسا حوالہ ہے تو مجھے بھجوائیں تا کہ اس بارے میں تحقیق کروائی جا سکے۔

باقی اسلامی احکامات کے مکلف ہونے کے لیے مختلف معیار اور مختلف ہدایات ہیں۔ اس لیے ضروری نہیں کہ کسی ایک حکم کے مکلف ہونے کے لیے دوسرے احکامات کے معیار اور ہدایات اس حکم پر بھی ضرور لاگو ہوتے ہوں۔ اسلام نے شادی کے لیے اور معیار مقرر فرمایا ہے اور اسلامی عبادات کے فرض ہونے کے لیے اس نے مختلف معیار اور احکامات بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ روزہ کی فرضیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر ایک فرض اور حکم کے لیے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ پندرہ یا اٹھارہ سال سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم پندرہ سال سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 3 اپریل 1925ء، خطبات محمود جلد 9 صفحہ 88)

اسی طرح ایک اور جگہ آپؓ فرماتے ہیں: روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لیے اور۔ یہ بات میں نے گذشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لیے تو دس، گیارہ سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لیے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کر لیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کے لیے یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو پندرہ سے بیس سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہیے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کے لیے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو، ثواب نہیں بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشوونما پا چکی ہوں تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تا کہ عادت ہو جائے مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک بعض بچے تو پندرہ سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں کہ روزہ ان کے لیے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض سولہ، سترہ، اٹھارہ، انیس اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 26 مارچ 1926ء، خطبات محمود جلد 10 صفحہ 119)

پس شادی کی عمر کو پہنچنے کو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت کے ساتھ جوڑنا درست نہیں۔ شادی کے سلسلے میں مرد و عورت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کے لحاظ سے اس کا معیار اور اس کے لیے ہدایات مختلف ہیں اور نماز کی فرضیت کی عمر اور معیار اور ہے، روزہ کی فرضیت کی عمر اور معیار اور ہے اور زکوٰۃ اور حج کی فرضیت کے معیار اور احکامات اور ہیں۔ لہٰذا ان سب امور کو ایک معیار اور ایک حکم کے تحت لانا درست نہیں۔

سوال: انڈیا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ یوٹیوب پر ایک مربی صاحب فرما رہے تھے کہ جمعہ کے روز Zenith کے وقت نوافل ادا کرنا جائز ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 11 جولائی 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے روز نصف النہار یا Zenith کے وقت نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جمعہ کے دن جہنم کی آگ کو بھڑکایا نہیں جاتا۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا ناپسند فرماتے تھے، سوائے جمعہ کے دن کے اور فرمایا کہ جہنم کو خوب بھڑکایا جاتا ہے، سوائے جمعہ کے دن کے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ بَابُ الصَّلٰوۃِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ)

پس مربی صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ جمعہ کے روز Zenith کے وقت نماز پڑھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 22 مارچ 2025ء)

❁❁❁

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 06 ستمبر 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 08 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ اسماء وحید احمد صاحبہ بنت مکرم مرزا وحید احمد صاحب (اسلام آباد، پاکستان) ہمراہ مکرم مرزا زید احمد صاحب ابن مکرم مرزا النعمان احمد صاحب (ربوہ)
(2)	مکرمہ ماہین وڑائچ صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم راشد احمد وڑائچ صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم اسد اللہ خان چوہدری صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب (امریکہ)
(3)	مکرمہ بارعہ فرید صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم فرید احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم سجیل احمد سید صاحب ابن مکرم شکیل احمد سید صاحب (ریجنل امیر بیت النور۔ یوکے)
(4)	مکرمہ فریحہ صباحت پاشا صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم خیر محمد پاشا صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم دانیال احمد صاحب ابن مکرم منصور قمر احمد صاحب (یوکے)
(5)	مکرمہ اسراء احمد ملک صاحبہ بنت مکرم علی ملک صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم دانیال احمد حیات صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم لئیق احمد حیات صاحب (یوکے)
(6)	مکرمہ سدرہ گینائی صاحبہ بنت مکرم احسان اللہ گینائی صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم راحیل مشتاق بٹ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم عابد بٹ صاحب (یوکے)
(7)	مکرمہ ناعمہ نایاب مرزا صاحبہ بنت مکرم منصور احمد مرزا صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم آکاش احمد صاحب ابن مکرم خورشید احمد صاحب (جرمنی)
(8)	مکرمہ علیحہ عاصمہ احمد صاحبہ بنت مکرم عمران احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم عثمان احمد راٹھور سہیل صاحب ابن مکرم طاہر راٹھور سہیل صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ✿ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مبارک وہ جو اب ایمان لایا ✿ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی ✿ سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ ربِّ ذُوالْمِنَن ✿ یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

صلح حُدیبیہ کے تعلق میں عیسائی مؤرخین کے دواعتراضات

علاوہ ازیں یہ بات مضبوط ترین شہادت سے ثابت ہے کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی طرف تبلیغی خط ارسال کیا اوراس وقت اتفاق سے ابوسفیان بن حرب رئیس مکہ بھی شام میں گیا ہوا تھا اور ہرقل شہنشاہ روم نے اسے اپنے دربار میں بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض سوالات کئے جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ ’’کیا تمہاری قوم کے اس مدعی نبوت نے کبھی کسی معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے؟ تو اس سوال کے جواب میں ابوسفیان نے جو اس وقت رأس المنکرین اور اسلام کا اشد ترین دشمن تھا جو الفاظ کہے وہ یہ تھے۔

لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَانَدْرِيْ مَاهُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا وَلَا يُمْكِنُنِيْ كَلِمَةً اَدْخُلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ۔

یعنی ’’نہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کی ہاں آج کل اس کے ساتھ ہمارے ایک معاہدہ کی میعاد چل رہی ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اس معاہدہ کے اختتام تک اس کی طرف سے کیا امر ظاہر ہو۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس ساری گفتگو میں میرے لئے اس فقرہ کے بڑھا دینے کے سوا کوئی اور موقع نہیں تھا کہ میں آپؐ کے خلاف ہرقل کے دل میں کوئی امکانی شبہ پیدا کرسکوں۔‘‘

ابوسفیان اور ہرقل کی یہ گفتگو صلح حدیبیہ کے معاً بعد نہیں ہوئی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہرقل کے نام تبلیغی خط تیار کر کے روانہ کرنے اور پھر اس خط کے ہرقل تک پہنچنے اور پھر ہرقل کی طرف سے دربار منعقد ہونے اور ابوسفیان کو تلاش کر کے اپنے دربار میں بلانے وغیرہ میں لازماً وقت لگا ہوگا اور قرین قیاس یہ ہے کہ اس وقت تک ابوبصیر کے مدینہ میں بھاگ آنے اور امّ کلثوم وغیرہ مسلمان عورتوں کے مکہ سے نکل کر مدینہ پہنچ جانے کے واقعات ہو چکے ہوں گے۔ اسی لئے سب مؤرخ ابوبصیر اور اُمِّ کلثوم والے واقعہ کو پہلے اور قیصر روم والے خط کے واقعہ کو اس کے بعد بیان کرتے ہیں مگر باوجود اس کے ابوسفیان ہرقل کے دربار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد شکنی کا الزام نہیں لگا سکا حالانکہ اس کے الفاظ بتاتے ہیں کہ اس کی یہ خواہش تھی کہ اگر کوئی ہاتھ پڑ سکے تو دریغ نہ کروں۔ مگر باوجود اس کے تیرہ سو سال بعد میں پیدا ہونے والے نقّاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عہد شکنی کا الزام لگاتے ہوئے خدا کا خوف محسوس نہیں کرتے۔ افسوس صد افسوس!

پھر اگر ان اعتراضوں کی تفصیل میں جائیں تو ان کا بوداپن اور بھی زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے مثلاً پہلا اعتراض یہ ہے کہ دراصل معاہدہ میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی سے کام لے کر عورتوں کو مستثنٰی قرار دے دیا، لیکن جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ اعتراض بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ معاہدہ کے وہ الفاظ جو صحیح ترین روایت میں بیان ہوئے ہیں ان میں صراحۃً مذکور ہے کہ معاہدہ میں صرف مرد مراد تھے نہ کہ مرد اور عورتیں دونوں۔ چنانچہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں صحیح بخاری میں معاہدہ کے یہ الفاظ درج ہیں:

لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ اِلَيْنَا۔

یعنی ’’ہم میں سے جو مرد بھی آپ کی طرف جائے گا وہ خواہ مسلمان ہی ہوگا اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے گا۔‘‘

ان واضح اور غیر مشکوک الفاظ کے ہوتے ہوئے یہ اعتراض کرنا کہ دراصل معاہدہ میں مرد و عورت دونوں مراد تھے صرف بے انصافی ہی نہیں بلکہ انتہائی بددیانتی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ تاریخ کی بعض روایتوں میں معاہدہ کے الفاظ میں رجل (مرد) کا لفظ مذکور نہیں بلکہ عام الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن میں مرد و عورت دونوں شامل سمجھے جاسکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو بہرحال مضبوط روایت کو مقدم سمجھا جائے گا اور جب صحیح ترین روایت میں رجل (مرد) کا لفظ آتا ہے تو لازماً اسی کو صحیح لفظ قرار دینا ہوگا علاوہ ازیں جو الفاظ تاریخی روایت میں آتے ہیں وہ بھی اگر غور کیا جائے تو اسی تشریح کے حامل ہیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ مثلاً تاریخ کی سب سے زیادہ مشہور اور معروف کتاب سیرۃ ابن ہشام میں یہ الفاظ آتے ہیں:

مَنْ اَتٰى مُحَمَّدًا مِنْ قُرَيْشٍ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهٖ رَدَّهٗ عَلَيْهِمْ۔

یعنی ’’جو شخص قریش میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اپنے گارڈین کی اجازت کے بغیر پہنچے گا اسے قریش کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا۔‘‘

عربی کے ان الفاظ میں بے شک ’’مرد‘‘ کا لفظ صراحۃً بیان نہیں ہوا مگر عربی زبان کا ابتدائی علم رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ عربی میں بخلاف بعض دوسری زبانوں کے عورت اور مرد کے لئے علیحدہ علیحدہ صیغے اور علیحدہ علیحدہ ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور اوپر کی عبارت میں شروع سے لے کر آخر تک مردوں والے صیغے اور مردوں والی ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔ پس جیسا کہ معاہدوں کی زبانوں کی تشریح کا اصول ہے لازماً اس عبارت میں صرف مرد ہی شامل سمجھے جائیں گے نہ کہ عورت اور مرد دونوں۔ بیشک بعض اوقات عام محاورہ میں مردانہ صیغہ بول کر اس سے مرد و عورت دونوں مراد لے لئے جاتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ زیر بحث عبارت اس قسم کی عبارت نہیں ہے بلکہ معاہدہ کی عبارت ہے جسے قانون کا درجہ بلکہ اس سے بھی اوپر کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر رکھا جاتا ہے اور الفاظ کا انتخاب دونوں فریقوں کی جرح اور منظوری کے بعد ہوتا ہے لہٰذا ایسی عبارت میں لازماً وہی معنی لئے جائیں گے جو محدود ترین اور مخصوص ترین پہلو رکھتے ہوں۔ پس اس جہت سے بھی بہرحال یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس معاہدہ میں صرف مرد شامل تھے نہ کہ مرد اور عورت دونوں۔

علاوہ ازیں جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے عورت جو ایک کمزور جنس ہے اور عموماً اپنے خاوند یا مرد رشتہ داروں کے رحم پر ہوتی ہے اسے واپس لوٹانے کے یہ معنی تھے کہ اسے اسلام لانے کے بعد پھر اپنے ہاتھوں سے کفر اور شرک کی طرف لوٹا دیا جائے جو نہ صرف رحم وشفقت بلکہ عدل وانصاف کے جذبہ سے بھی بعید تھا۔ بیشک ایک مرد کو واپس لوٹانے میں بھی اس کے لئے یہ خطرہ تھا کہ مکہ کے کفار اسے مختلف قسم کے عذابوں اور دکھوں میں مبتلا کریں گے مگر مرد پھر بھی مرد ہے۔ وہ نہ صرف تکلیفوں کا زیادہ مقابلہ کرسکتا ہے بلکہ حسب ضرورت ادھر ادھر چھپ کر یا بھاگ کر یا جتھہ وغیرہ بنا کر اپنے لئے بچاؤ کے کئی رستے کھول سکتا ہے مگر ایک بے بس عورت کیا کرسکتی ہے؟ اس کے لئے ایسے حالات میں یا تو اسلام سے جبری محرومی کی صورت تھی اور یا موت۔ اندریں حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی رحیم وکریم ہستی سے بالکل بعید تھا کہ بے کس اور بے بس مسلمان عورتوں کو ظالم کفار کے مظالم کی طرف لوٹا دیتے۔ پس جو کچھ کیا گیا وہ نہ صرف معاہدہ کے الفاظ کی رو سے بالکل صحیح اور درست تھا بلکہ عدل وانصاف اور رحم وشفقت کے مسلّمہ اصول کے لحاظ سے بھی عین مناسب اور درست تھا اور اعتراض کرے والوں کے حصہ میں اس قابل افسوس شرم کے سوا کچھ نہیں آیا کہ انہوں نے مظلوم اور بے بس عورتوں کی حفاظت کے انتظام پر بھی زبان طعن دراز کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 779 تا 781، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12؍فروری 2016)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍مارچ 2016)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

(الہامی دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

نماز جمعہ پڑھنے نہیں گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

مجھے یاد ہے میرے بچپن کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہو گئے اور آپؑ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف نہ لے گئے۔ میری عمر اس وقت 13-14 سال کی تھی۔ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ ابھی میں جا ہی رہا تھا کہ راستہ میں مجھے کوئی شخص آتا ہوا ملا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خطبہ شروع ہو گیا ہے؟ اس نے کہا وہاں تو جگہ ہی نہیں۔ ساری مسجد بھری ہوئی ہے اس لئے میں واپس آ گیا ہوں۔ اس کی یہ بات سن کر میں بھی واپس آ گیا۔ بچپن کی عمر تھی۔ میں نے سمجھا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے ٹھیک ہوگا۔ حالانکہ میرا فرض تھا کہ میں پہلے تحقیق کرتا کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ مجھے یہ سبق دینا چاہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تجسس کرنے کی نہیں تھی مگر اس روز جب مَیں واپس آیا تو آپؑ نے خلافِ معمول مجھ سے فرمایا کہ محمود! تم جمعہ میں نہیں گئے؟ مَیں نے کہا وہاں تو اتنے آدمی ہیں کہ مسجد میں کوئی جگہ ہی نہیں اس لئے میں واپس آ گیا ہوں۔ اس وقت تو آپ خاموش رہے۔ مگر جمعہ کے بعد جب آپؑ کی عیادت کے لئے کچھ دوست آئے جن میں مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم بھی تھے جو خطبہ پڑھایا کرتے تھے تو آپؑ نے خلافِ عادت ان کے آتے ہی یہ سوال کیا کہ کیا آج جمعہ میں کچھ زیادہ لوگ تھے؟ میں دوسرے دالان میں تھا کہ میرے کان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ آواز پڑی اور چونکہ میں خود مسجد میں نہیں گیا تھا اس لئے میرا دل بیٹھنے لگا کہ اس شخص نے جھوٹ نہ بولا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے میری پردہ پوشی فرمائی اور مولوی عبدالکریمؓ صاحب نے جواب دیا کہ حضور! آج تو بہت ہی آدمی تھے۔ مسجد کناروں تک بھری ہوئی تھی۔ اب سیدھی بات ہے کہ جو کچھ میں نے کیا محض قیاس کی وجہ سے کیا۔ اسی طرح کئی لوگ قیاس کر لیتے ہیں اور اس سے زیادہ قیاس کر لیتے ہیں جتنی لوگوں کے لئے واقع میں گنجائش نہیں ہوتی نتیجہ یہ ہوتو ہے کہ بہت سی جگہ خالی رہتی ہے۔

مجھے کہا گیا ہے کہ اگر باہر جگہ لی گئی تو یہ مسجد ویران ہو جائے گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر دوسری مسجد کے لئے باہر زمین نہ لی گئی تو اس مسجد کی حقیقی آبادی کی طرف جماعت کو کبھی توجہ ہی پیدا نہیں ہوگی۔ اب اس مسجد کو جس کے ارد گرد صرف چند احمدی دوست رہتے ہیں۔ اس لیے آباد سمجھا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن سارے شہر کے احمدی دوست یہاں آ کر ایک دفعہ نماز پڑھ لیتے ہیں اور کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا۔ مگر یہ محلّہ جس میں ابتدائی ایام سے احمدیت چلی آ رہی ہے اس محلّہ میں اب احمدیت ترقی کرنے کی بجائے گر گئی ہے اور انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ انہوں نے اس محلّہ کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ہم بچے تھے اور لاہور میں آیا کرتے تھے تو اِسی محلّہ میں میاں چراغ الدین صاحبؓ مرحوم کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔

1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں تشریف لائے تو آپؑ بھی اسی محلّہ میں ٹھہرے۔ غرض اُس وقت احمدیوں کے ٹھہرنے کی یہی جگہ تھی، مسجد کوئی نہیں تھی۔ ہم نماز بھی میاں چراغ الدین صاحبؓ مرحوم کے گھر میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بڑا دالان تھا جس میں نماز ہوتی تھی لیکن اس مسجد کے بن جانے کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات نکل گئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اِس محلّہ میں افراد کے لحاظ سے احمدیوں کی تعداد پہلے سے زیادہ ہے اور وہ پرانے لوگ جو فوت ہو چکے ہیں اُن کی نسلیں بھی کثیر ہیں لیکن شہر کی ترقی کے مقابلہ میں افراد کی ترقی کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ پہلے یہ محلّہ بالکل غیر آباد تھا، درمیان میں بڑے بڑے فاصلے تھے اور اس کے پچھواڑے میں بھی بہت بڑا خلا تھا۔ جب ہم ان عمارتوں کے پیچھے چلے جاتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنگل میں نکل گئے ہیں مگر اب تو ہر جگہ ہی آبادی آبادی ہے۔ اِس لحاظ سے مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت سے لے کر اب تک اِس محلّہ کی آبادی تیس چالیس گُنے بڑھ گئی ہے۔ یعنی اس محلّہ میں ہماری جماعت نہیں بڑھی اور اگر بڑھی ہے تو اُس نسبت سے نہیں بڑھی جس نسبت سے محلّہ کی آبادی بڑھی ہے پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو مامور آتے ہیں وہ صرف نسلی مومن بڑھانے کے لئے نہیں آتے۔ نسلیں تو بڑھا ہی کرتی ہیں۔ جب مسلمانوں نے تبلیغ کو بالکل چھوڑ دیا تھا اُس زمانہ میں بھی ان کی اولادوں کا سلسلہ جاری تھا۔ درحقیقت اسلام پر تنزل اس لئے نہیں آیا کہ مسلمانوں کے ہاں اولاد پیدا ہونی بند ہو گئی تھی بلکہ ان پر تنزل اس لئے آیا کہ انہوں نے تبلیغ چھوڑ دی تھی۔ اب بھی اگر دوسری جگہ مسجد بن جائے گی تو احمدیوں کو یہاں آ کر یہ دیکھنے کا موقع مل سکے گا کہ اس محلّہ میں احمدیت کی ترقی کی کیا حالت ہے اور انہوں نے اس کے متعلق کتنی بڑی غفلت اور کوتاہی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب تو جمعہ کے دن آ کر وہ غافل ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ یہ مسجد خوب آباد ہے۔ احمدی اس میں بڑی کثرت سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہیں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ اس محلّہ میں احمدیت کمزور ہو چکی ہے لیکن دوسری مسجد بننے کے نتیجہ میں جب جمعہ کے دن بھی یہ مسجد ویران نظر آئے گی تو خود بخود یہ چیز ان کے اندر احساسِ خودداری پیدا کرنے کا موجب ہو گی اور وہ تبلیغ کی طرف توجہ شروع کر دیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ایک مسجد کی وجہ سے اس سارے شہر لاہور کے لئے صرف ایک ہی مبلغ ہے۔ میرا اپنا اندازہ یا یوں کہو کہ وہ سکیم جس کے ماتحت تبلیغ کرنا میں مفید سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ پانچ سو افراد پر ایک مبلغ ہونا چاہئے۔ مَیں پانچ سو مرد نہیں کہتا، مَیں پانچ سو جوان نہیں کہتا، مَیں پانچ سو افراد کہتا ہوں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں، بچے بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔ اس سے زیادہ افراد کی کوئی شخص صحیح طور پر تعلیم و تربیت نہیں کر سکتا۔

(خطبات محمود جلد 29 صفحہ 333-335)

قصّہ مرغی ذبح کرنے کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ہم چھوٹے تھے ایک دن مرغی ذبح کرنی تھی اور ڈیوڑھی پر اس وقت کوئی آدمی نہ تھا کوئی مہمان آئے ہوئے تھے اور جلدی تھی۔ آپؑ نے فرمایا۔ لاؤ میں ذبح کرتا ہوں۔ مرغی کو لٹا کر آپؑ نے آنکھیں بند کر لیں اور چھری پھیر دی مگر جب اس خیال سے کہ اب ذبح ہو چکی ہو گی اسے چھوڑا تو مرغی اٹھ کر بھاگ گئی اور آپؑ کی انگلی سے خون بہہ رہا تھا۔ تو ایک حس یہ ہے کہ مرغی کو ذبح کرتے وقت بھی ایک رعب دل پر پڑ جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک جان خواہ جائز ہی سہی لے رہے ہیں ایسے احساس والا اگر کوئی جسمانی قربانی کرتا ہے تو اس کی قیمت اس شخص کی قربانی سے جو خود پاؤں کے نیچے دبا کر اپنی ہڈی توڑ سکتا ہے بہت زیادہ قیمت ہو گی اور دونوں میں یقیناً بہت بڑا فرق ہوگا۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 169)

بچوں کی دلداری

مجھے اپنے بچپن کی بات یاد ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ کبھی ناراض ہو کر فرمایا کرتیں کہ اس کا سر بہت چھوٹا ہے تو مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے یہ کوئی بات نہیں راٹیگین (Rattigan) جو بہت مشہور وکیل تھا اور جس کی قابلیت کی دھوم سارے ملک میں تھی اس کا سر بھی بہت چھوٹا سا تھا۔ تو جو والدین اپنی اولاد کو شاہ دولہ کا چوہا بناتے ہیں ان کے بڑے سر اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ بہت عقلمند ہیں۔ جو شخص اپنی اولاد کو علم اور عرفان سے محروم کرتا ہے اور اس کا سر اگرچہ بڑا ہی ہو تب بھی وہ بے عقل ہی ہے جس شخص کا اتنا دماغ ہی نہیں کہ سمجھ سکے۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا ہے؟ قرآن کیا ہے؟ وہ عرفان کیا حاصل کر سکتا ہے اور جو باپ اپنی اولاد کو اس عرفان سے محروم رکھتا ہے اس کا دماغ یقیناً شاہ دولہ کے چوہوں سے بھی چھوٹا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی قربانی کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 174)

حضرت امّاں جانؓ اور برکات کا نزول

مجھے خوب یاد ہے اس وقت تو بُرا محسوس ہوتا تھا لیکن اب اپنے زائد علم کے ماتحت اس سے مزا آتا ہے۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی مگر یہ خدا کا فضل تھا کہ باوجودیکہ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ نہ تھی جب سے ہوش سنبھالی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل یقین اور ایمان تھا۔ اگر اس وقت والدہ صاحبہ کوئی ایسی حرکت کرتیں جو میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے شایان نہ ہوتی تو میں یہ نہ دیکھتا کہ ان کا میاں بیوی کا تعلق ہے اور میرا ان کا ماں بچہ کا تعلق ہے بلکہ میرے سامنے پیر اور مرید کا تعلق ہوتا حالانکہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ نہ مانگتا تھا۔ والدہ صاحبہ ہی میری تمام ضروریات کا خیال رکھتی تھیں۔ باوجود اس کے والدہ صاحبہ کی طرف سے اگر کوئی بات ہوتی تو مجھے گراں گزرتی۔ مثلاً خدا کے کسی فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے۔ اس قسم کا فقرہ میں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سنا اور جب بھی سنتا گراں گزرتا۔ میں اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی سمجھتا لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس فقرہ سے لذّت پاتے تھے کیونکہ وہ برکت اسی الہام کے ماتحت ہوئی کہ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ ایک آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا تھا لیکن اس زمانہ کے آدم کے لئے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا ہے۔ چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپؑ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کرائیں اور آپؑ کے ذریعہ دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپؑ کی جنّت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ پہلے آدم کے لئے جو جوڑا منتخب کیا گیا وہ صرف جسمانی لحاظ سے تھا مگر اس آدم کے لئے جو چنا گیا یہ روحانی لحاظ سے بھی تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ۔ ارواح میں ایک دوسرے سے نسبت ہوتی ہے۔ جب ایسی ارواح مل جائیں تو ان کے جوڑے بابرکت ہوتے ہیں۔ پس مومن کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل اور بھروسہ کرے اور اپنی رائے پر انحصار نہ رکھے۔ اسے کیا پتہ ہے کہ جس چیز کو وہ اچھا سمجھتا ہے وہ دراصل بُری ہے اور جو اسے بُری نظر آتی ہے وہ اس کے لئے اچھی ہے۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 271-270)

(تذکار مہدی صفحہ 108 تا 113، ایڈیشن 2020، یوکے)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ہمیں چاہیئے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں
اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے ہماری نسلیں خلافت سے وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 مئی 2025 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ نور کی آیت نمبر 54 تا 57 کی تلاوت فرمائی: وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ لَئِنۡ اَمَرۡتَہُمۡ لَیَخۡرُجُنَّ ؕ قُلۡ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ طَاعَۃٌ مَّعۡرُوۡفَۃٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○ قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ○ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ○

سوال: خلافت علیٰ منہاج نبوت کب تک قائم رہے گی؟

جواب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

سوال: ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث کب بنیں گے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جبتک ہم خلافت سے جڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔

سوال: خدا تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ کون سے ہوتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان جو نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

سوال: ہم خلافت سے وابستہ کس طرح رہ سکتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیں چاہیے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے ہماری نسلیں خلافت سے وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے خلافت کو جاری رکھنے کے لیے اور اس سے فیض پانے کے لیے ہم لوگوں کو کیا تلقین فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلافت کو جاری رکھنے کے لیے اور اس سے فیض پانے کے لیے ہم لوگوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو اس خلافت سے منسلک ہوں گے وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں اور اس کے حکموں پر عمل کریں

سوال: جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہوئے کتنے سال ہو چکے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہوئے ایک سو سترہ سال گزر چکے ہیں۔

سوال: جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام کب قائم ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: 1908ء میں یہ نظام قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ قائم ہوا۔

سوال: خلافت کے جاری رہنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔

سوال: ایمان میں ترقی کرنے والوں کی مثال کس طرح کی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایمان میں ترقی کرنے والے ایسے ہیں جو کبھی شرک نہیں کرتے۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازوں کے قیام کی تشریح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازوں کے قیام کی تشریح کرتے ہوئے ایک جگہ بڑے عمدہ رنگ میں یہ فرمایا کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور نصائح کرتا ہے اور خلیفۂ وقت دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کی وقتاً فوقتاً اٹھتی ہوئی اور پیدا ہوتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نصائح کرتا ہے جس سے قومی وحدت اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔

سوال: زکوٰۃ دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی دیا ہے۔ یہ بھی تزکیہ اموال کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مالوں کو پاک کرو۔ اس میں باقی مالی قربانیاں بھی شامل ہیں۔

سوال: چندوں سے کن کی ضروریات پوری ہوتی ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج ہم دیکھتے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی یہ مالی نظام جاری ہے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت میں دنیا میں چندہ دینے کے ذریعہ سے افراد جماعت اور جماعتوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔

❁ ❁ ❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کیلئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے اور شفقت علی خلق اللہ کے نکتہ خیال سے اور اسلئے آپ عام طور پر نہایت مخفی طریقوں سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کیلئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے، خدا تعالیٰ کا حکم دونوں طرح ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02 فروری 2007 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہامات کئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ ''غَرَسۡتُ لَکَ بِیَدِیۡ رَحۡمَتِیۡ وَقُدۡرَتِیۡ تیرے لئے مَیں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ یَا اَحۡمَدُ فَاضَتِ الرَّحۡمَۃُ عَلٰی شَفَتَیۡکَ اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔

سوال: کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخلوق کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپؑ کے دل میں ان کی روحانی ترقی کیلئے کتنا درد تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لالہ شرمپت رائے ہوتے تھے۔ قادیان کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آپؑ کی بعثت کے ایام سے بھی پہلے آیا کرتے تھے اور آپؑ کے بہت سے نشانات کے وہ گواہ تھے...... ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے۔ مجھے اس وقت قادیان ہجرت کر کے آجانے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے پیٹ پر ایک پھوڑا نکلا تھا اور اس دُنبل نے، بہت گہرا پھوڑا تھا، اس نے خطرناک شکل اختیار کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ کو اطلاع ہوئی۔ آپؑ خود لالہ شرمپت رائے کے مکان پر تشریف لے گئے جو نہایت تنگ اور تاریک سا چھوٹا سا مکان تھا۔ اکثر دوست بھی آپؑ کے ساتھ تھے مَیں بھی ساتھ تھا، جب آپ نے لالہ شرمپت رائے کو جا کے دیکھا تو وہ نہایت گھبرائے ہوئے تھے اور ان کو یقین تھا کہ میری موت آنے والی ہے۔ بڑی بے قراری سے باتیں کر رہے تھے، جیسے انسان موت کے قریب کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بڑی تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو مقرر کیا اور کہا کہ وہ اچھی طرح علاج کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اقدسؑ ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خصوصیت کے ساتھ لالہ شرمپت رائے کے علاج پر مامور کیا۔ اور اس علاج کا بار یا خرچ لالہ صاحب پر نہیں ڈالا اور روزانہ بلاناغہ آپؑ انکی عیادت کو جاتے تھے اور جب زخم مندمل ہونے لگے اور ان کی وہ نازک حالت بہتر حالت میں تبدیل ہو گئی۔ تو پھر آپؑ نے وقفہ سے جانا شروع کیا اور اُس وقت تک عیادت کا یہ سلسلہ جاری رکھا جب تک وہ بالکل اچھے نہیں ہو گئے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب میں مخلوق کی ہمدردی اور غمگساری کس طرح کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت یعقوب علی

صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب لکھتے ہیں کہ عیادت کیلئے باوجودیکہ آپؑ تشریف لے جاتے تھے۔خدا تعالیٰ نے آپ کے قلب کومخلوق کی ہمدردی اور غمگساری کے لئے جہاں استقلال سے مضبوط کیا ہوا تھا وہاں محبت اور احساس کیلئے اتنا رقیق تھا کہ آپؑ اپنے مخلص احباب کی تکالیف کواپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکتے تھے اور اندیشہ ہوتا تھا کہ اگر آپؑ اس موقعہ تکلیف پر پہنچ جاویں تو طبیعت بگڑ نہ جاوے۔اسلئے بعض اوقات عیادت کے لئے خود نہ جاتے اور دوسرے ذریعہ سے عیادت کر لیتے یعنی ڈاکٹر وغیرہ کے ذریعہ سے حالات دریافت کر لیتے اور مریض کے عزیزوں رشتہ داروں کے ذریعہ سے تسلّی دیتے اور ایسا ہوا کہ اپنی اس رِقّت قلبی کا اظہار بھی بعض اوقات فرمایا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب کسی کی حاجت وضرورت کا پتہ لگتا تو آپؑ کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت یا ضرورت کا احساس کرکے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کیلئے تیار ہوتے تھے۔مگر مجھے چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی مَیں نے کبھی نہیں لیا۔حضرت کی روح سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے اور یہ میرے ساتھ معاملہ نہ تھا بلکہ اکثروں کو دیتے رہتے تھے۔شام اور عرب سے بھی بعض لوگ آتے اور آپؑ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادراہ کے طور پر دیتے۔کیونکہ حضورؑ جانتے تھے کہ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کسی کو کچھ دیتے تو کس طرح دیتے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عام عادت تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علی خلق اللہ کے نکتہ خیال سے اور اس لئے آپ عام طور پر نہایت مخفی طریقوں سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اور عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے، خدا تعالیٰ کا حکم دونوں طرح ہے۔تو مخفی طور پر عطا کرنے میں آپؑ کا ایک یہ بھی طریق تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی و انکساری کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب لکھتے ہیں کہ بعض وقت دوائیاں لینے کے لئے گنوار عورتیں زور زور سے دروازے پر دستک دیتی تھیں اور سادہ اور گنواری زبان میں کہتی تھیں کہ مِرزا جی ذرا بُوا کھولو۔حضور اس طرح اٹھتے جس طرح مطاعِ ذیشان کا حکم آیا ہے، یعنی بڑا کوئی حاکم باہر کھڑا ہے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔فوراً اٹھ کر دروازہ کھولتے اور بڑی کشادہ پیشانی سے بڑی خوشدلی سے باتیں کرتے اور دوائی بتاتے۔تو مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔ویسے ابھی تک یہ حال ہے۔ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔آئی دوائی لینے اور ساتھ قصے شروع کر دیئے اور آپؑ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔زبان سے یا اشارے سے اس کو کہتے نہیں کہ بس جاؤ دوا پوچھ لی اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کس قدر رحم اور ہمدردی کا جذبہ تھا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ جلّشانہٗ خوب جانتا ہے کہ مَیں اپنے دعویٰ میں صادق ہوں، نہ مفتری ہوں، نہ دجّال، نہ کذّاب۔اس زمانہ میں کذّاب اور دجّال اور مفتری پہلے اِس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدّد کے جو اس کی طرف سے مبعوث ہو ایک دجّال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا۔مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں مَیں ان کا کیا علاج کروں۔مَیں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گین ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا، اے ہادی اور رہنما اِن لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچّائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی۔کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں۔یہ سچ ہے کہ اگر مَیں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
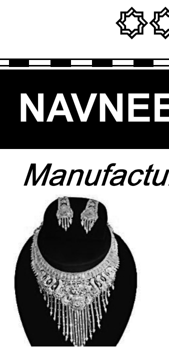
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اپریل 2025ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم الحاج خالد محمود صاحب
(حلقہ بیت الفتوح۔یوکے)

9/اپریل 2025ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ لجنہ کی ایک فعال ممبر تھیں۔ پاکستان قیام کے دوران اپنی مقامی مجلس موسے والا (ڈسکہ) میں سیکرٹری مال کے علاوہ شعبہ تبلیغ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ وہاں مرکزی نمائندگان کے ساتھ جماعتوں کے دورے کرنے، بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور ان کی تربیت کرنے میں بھی مستعد رہیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، جماعتی اقدار کی حفاظت کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔چندہ جات باقاعدگی سے اور بروقت ادا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں، تین بیٹے اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ
اہلیہ مکرم چودھری سلطان احمد ارشاد صاحب (ربوہ)

25/فروری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ شاکرہ، راضی برضا رہنے والی ایک نیک، متوکل علی اللہ اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ اور خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم مبشر احمد تسلیم صاحب
ابن مکرم حسن محمد صاحب (گوجرانوالہ)

10/فروری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے والد مکرم حسن محمد صاحب نے قادیان جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد، ملنسار، خلافت کے ساتھ فدائیت کا تعلق رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔آپ نے لمبا عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم قمر احمد تسلیم صاحب واقف زندگی ہیں اور معلم وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ سیدہ امۃ الشافی صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
(فیصل آباد حال مقیم سڈنی۔آسٹریلیا)

یکم نومبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ نے مقامی سطح پر لجنہ میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، خلافت کی وفا شعار، ایک نیک سیرت اور مخلص خاتون تھیں۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے بیٹے مکرم محمد معظم صاحب جماعت بلیک برن یوکے میں اور بیٹیاں ہالینڈ اور آسٹریلیا میں لجنہ کی مختلف رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(4) مکرمہ نیّر کلیم رانا صاحبہ
اہلیہ مکرم کلیم رانا صاحب مرحوم (امریکہ)

3/مارچ 2025ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت چودھری عبد المجید صاحب رضی اللہ عنہ (امیر جماعت ضلع جالندھر) کی پڑپوتی اور حضرت چودھری غلام احمد صاحب کاٹھگڑھی رضی اللہ عنہ (رئیسِ کاٹھگڑھی) کی پڑنواسی اور مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمد ظفر اللہ خان صاحب شہید کی بیٹی تھیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سادہ مزاج، تقویٰ شعار، اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔آپ مکرم بلال رانا صاحب (نائب امیر و سیکرٹری امور عامہ جماعت یوایس اے) کی والدہ تھی۔

(5) مکرمہ منیرہ احمد صاحبہ
اہلیہ مکرم سلیم احمد صاحب
(سابق سیکرٹری مال نیویارک)

12/مارچ 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے والد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کرنے کی توفیق پائی۔خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 5 بچے اور 17 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

(6) عزیزم اسامہ افضل
ابن مکرم محمد افضل صاحب (کینیڈا)

آپ اپنے والدین کے ہمراہ اپریل 2024ء میں کینیڈا آئے تھے اور کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 16/جنوری 2025ء کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم اطاعت گزار، فرمانبردار، مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بھائی شامل ہیں۔آپ کے چھوٹے بھائی عزیزم طلحہ افضل جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں

جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں، خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے......

جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جلسہ کے ان بابرکت ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں اور دعاؤں کو مسلسل اپنی زندگی کا حصّہ بنائیں

جوں جوں سخت حالات ہو رہے ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے

خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکنا چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں

سوویں جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2025ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نامساعد حالات میں اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامیابی سے نوازے اور جلسہ کا انعقاد ہر لحاظ سے بخیر وخوبی ہو جائے۔ دشمن کوئی شرارت نہ کر سکے۔ جلسہ کے ان بابرکت ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں اور دعاؤں کو مسلسل اپنی زندگی کا حصّہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ جوں جوں سخت حالات ہو رہے ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکنا چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں، خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے...... جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات، جلد ۵، صفحہ ۳۶۔ ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

جب یہ معیار ہم حاصل کریں گے تو ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کی عارضی خوشیاں جلد حسرتوں میں بدل جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو انشاء اللہ ضرور پورا ہو گا۔

خدا تعالیٰ آپ کے ایمان اور ایقان کو سلامت رکھے اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ سب کو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3 مئی 2025ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی پیشکش "تاریخی پروگرامز"

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے سنہری واقعات پر مشتمل پروگرامز! ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی جانب سے ایک منفرد سیریز پیش کی جا رہی ہے جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں رونما ہونے والے اہم واقعات کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ ان پروگرامز میں ان تاریخی مقامات پر بنائی گئی مختصر ڈاکومنٹریز بھی شامل ہیں جہاں یہ واقعات رونما ہوئے ہیں، تاکہ ناظرین کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سی جگہیں ہیں۔ یہ پروگرامز ایم ٹی اے پر وقتاً فوقتاً نشر کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ایم ٹی اے انڈیا کے یوٹیوب چینل پر بھی دستیاب ہیں۔ احباب اپنی سہولت کے مطابق ان پروگرامز سے استفادہ کریں اور جماعت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔ ایم ٹی اے کے آفیشل یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں اور واٹس ایپ چینل کو فالو کریں تاکہ آپ کو ہر نئے پروگرام کی بروقت اطلاع ملتی رہے۔

آفیشل Whatsappp چینل ایم ٹی اے

آفیشل Youtube چینل ایم ٹی اے

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY

Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)

(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان   لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ   فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

130 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2025ء کو منعقد ہو گا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 130 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2025ء کیلئے مورخہ 26، 27، 28 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12408: میں محمد ریاض الدین ولد مکرم محمد بشیر الدین مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن: لال ٹھکری، حلقہ افضل گنج حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/45,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ضیاء الدین العبد : محمد ریاض الدین گواہ : محمد احسن غوری

مسل نمبر 12409: میں نوید الظفر ولد مکرم محمد سمیع اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/23,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظفر احمد العبد : نوید الظفر گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12410: میں فیضان احمد ولد مکرم سعید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ذیشان احمد العبد : فیضان احمد گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12411: میں محمد داؤد نعمان ولد مکرم منیر احمد سعید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن: راجندر نگر حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 600 گز پلاٹ نمبر 152-1 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منیر احمد سعید العبد : محمد داؤد نعمان گواہ : نصیر احمد وسیم

مسل نمبر 12412: میں فرحان احمد حسن ولد مکرم محمد سبحان حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: ماسب ٹینک (حلقہ افضل گنج) حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/48,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سبحان حسن العبد : فرحان احمد حسن گواہ : محمد احمد رضوان

مسل نمبر 12413: میں خالد احمد جینا ولد مکرم محمد سلیم جینا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک 2 بیڈروم پر مشتمل فلیٹ جو کہ فلک نما میں واقع ہے جس کا ہاؤس نمبر 18-2-888/10/175/1 ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غلام طیب احمد خان العبد : خالد احمد جینا گواہ : مدثر احمد

مسل نمبر 12414: میں عبد الحنان محسن ولد مکرم عبد الباسط محسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر: 35 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/90,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ چاند مجیب العبد : عبد الحنان محسن گواہ : فیضان احمد

مسل نمبر 12415: میں نصیر الدین زکی ولد مکرم بشیر الدین احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن: پرشانتی ہیلز میر پیٹ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ شمس آباد میں ایک فیلٹ ہے جو کہ 250 مربع گز کا ہے جسکا سروے نمبر 65 اور پلاٹ نمبر 83 ہے، ایک پلاٹ بڑنگ پیٹ میں واقع ہے جو کہ 355 مربع گز کا ہے جس کا سروے نمبر 791، 792 ہے اور پلاٹ نمبر 197 ہے، ایک پلاٹ 200 مربع گز پرشانتی ہیلز میر پیٹ حیدرآباد میں واقع ہے جس کا سروے نمبر 40، 45 ہے اور پلاٹ نمبر 228 ہے اس پلاٹ پر ایک پختہ مکان دومنزلہ ہے، ایک 3 منزلہ مکان 77 مربع گز راج نہر سمسیاں کالونی میں واقع ہے جس کا سروے نمبر 38 ہے۔ پلاٹ نمبر 406 مکان نمبر 18-8-224/5/406 ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار -/16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بشیر الدین فیضان العبد : نصیر الدین احمد زکی گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12416: میں فیاض احمد ولد مکرم محمد الیاس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما نمازی ملت کالونی حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد المطاعل العبد : فیاض احمد گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12417: میں سید شعیب الدین ولد مکرم سید شہاب الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبد الحئی العبد : سید شعیب الدین گواہ : شیخ چاند مجیب

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2025ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال تینوں ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مجلس انصار اللہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ بھارت کے قادیان دارالامان میں سالانہ مرکزی اجتماعات کے لئے مورخہ 24، 25، 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی از راہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 25 September - 2025 Issue. 39

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

غزوۂ طائف کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایسا شاندار نمونہ ہے کہ آپؐ نے خدا کا واسطہ دیے جانے پر وہ حکم واپس لے لیا جو جنگ کا نقشہ تبدیل کر سکتا تھا

آپؐ کی وسعتِ حوصلہ کا یہ عالَم تھا کہ بددعا کی بجائے آپؐ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور انہیں مسلمان بنا کر لے آ

اس سے پہلے مسلمانوں کو کبھی اس قدر مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوا تھا، ایسے موقع پر بھی آپؐ کو اپنے صحابہؓ کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے قبل اعلان فرمایا کہ اس مال میں سے سوائے خُمس کے، میرا حق بھی وہی ہے جس کا تم میں سے ہر کوئی حق دار ہے اور وہ خُمس بھی آخر تمہارے پاس ہی پلٹ آئے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 ستمبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ خطبات میں طائف کی جنگ کا ذکر ہو رہا تھا، اس موقعے پر ایک صحابی جوان سے بات کرنے کے لیے گئے تھے اور طائف والوں نے اس کی ضمانت بھی دی تھی کہ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا مگر جب وہ قلعے کے قریب گئے تو انہیں عہد شکنی کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ مگر اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت کی کوشش ترک نہیں فرمائی اور بات چیت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے حضرت حنظلہؓ کو بھجوایا۔ طائف والے ان پر بھی حملہ آور ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو حنظلہ کو بچا کر لائے گا؟ اس پر حضرت عباسؓ گئے اور انہیں حملہ آوروں سے بچاتے ہوئے لے آئے۔ اہلِ طائف اور قریش کے چونکہ دیرینہ اور اچھے تعلقات تھے اس بنا پر مصالحت کے لیے حضرت ابوسفیان بن حربؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ قلعے کے اندر گئے، مگر انہیں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ ہاں! قلعے والوں نے یہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہیں کہ اللہ کی خاطر ہمارے باغوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست پر باغوں کو تلف کرنے کا حکم واپس لے لیا۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایسا شاندار نمونہ ہے کہ آپؐ نے خدا کا واسطہ دیے جانے پر وہ حکم واپس لے لیا جو جنگ کا نقشہ تبدیل کر سکتا تھا۔ اس موقعے پر آپؐ نے یہ اعلان کروایا کہ جو غلام قلعے کی فصیلوں سے اتر کر ہمارے پاس آجائے گا وہ آزاد ہوگا۔ اس پر 23/غلام فصیلوں سے اتر کر آپؐ کے پاس آ گئے۔ قلعے والے اس پر بہت رنجیدہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب غلاموں کو آزاد کر کے ایک ایک مسلمان کے حوالے کیا اور اس غلام کی کفالت کی ذمہ داری ان مسلمانوں پر ڈالی۔ آپؐ نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ ان کو اچھی طرح علم سکھایا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرے کی صورتِ حال کے پیشِ نظر حضرت نوفل بن معاویہؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے لومڑی اپنے بھٹ میں گھسی ہوئی ہو اس پر کھڑے رہیں گے تو پکڑ لیں گے اور چھوڑ دیں گے تو نقصان کی طاقت نہیں رکھتی۔ اس پر آپؐ نے محاصرہ ختم کرنے کا فیصلہ فرما لیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف مشورے پر نہیں بلکہ خدا کی طرف سے بھی کوئی خاص راہنمائی یا اشارہ ملا تھا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی مہمات میں یہ پہلا موقع تھا کہ آپؐ اتنی اہم مہم کو بظاہر ادھورا چھوڑ کر جا رہے تھے۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب کا ذکر بھی ملتا ہے جو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو سنائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا کہ ایک برتن میں مکھن میرے پاس آیا ہے پھر ایک مرغ نے چونچ مار کر اس برتن کو گِرا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میرا خیال تو یہ ہے کہ آپؐ ثقیف سے جو چاہتے ہیں وہ اس دفعہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تائید فرمائی۔

جب محاصرہ ختم ہونے کا اعلان ہوا تو بعض جوشیلے نوجوانوں کا ردعمل یہ تھا کہ ہم بغیر فتح کے کیوں لوٹ رہے ہیں؟ پہلے یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس گئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کریں کہ فتح تک محاصرہ قائم رہے۔ مگر جب ان دونوں نے انکار کیا تو یہ نوجوان ازخود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اور بڑے جذباتی انداز میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لڑیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے! کل صبح لڑو۔ اگلی صبح انہیں زخموں کے سِوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح ہم واپس روانہ ہوں گے، اس پر ان نَوجوانوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ ان کی رائے کی تبدیلی دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکرا دیے۔

اس غزوے میں کفار کے تین لوگ قتل ہوئے، البتہ ان کے زخمیوں اور دیگر مقتولین کی معیّن تعداد کا ذکر نہیں ملتا کیونکہ یہ لوگ قلعے میں رہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے زخمیوں کی بھی معیّن تعداد معلوم نہیں لیکن حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کے زخمی ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ اس غزوے میں بارہ مسلمان شہید ہوئے۔

اس غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواجِ مطہرات حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ ساتھ تھیں ان دونوں کے لیے دو خیمے نصب کیے گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں خیموں کے درمیان نماز ادا فرماتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا کتنے روز محاصرہ کیا اس حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں دس سے لے کر چالیس راتوں تک کا ذکر ہے۔ روانگی کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پڑھتے ہوئے لوٹو کہ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے ربّ کی تعریف کرنے والے ہیں۔

آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنو ثقیف کے لیے بددعا کریں۔

آپؐ کی وسعتِ حوصلہ کا یہ عالَم تھا کہ بددعا کی بجائے آپؐ نے ان کے لیے یہ دعا کی کہ اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور انہیں مسلمان بنا کر لے آ۔

اس کے بعد جب آپؐ واپسی کے لیے روانہ ہوئے تو یہ دعا کی اے اللہ! انہیں ہدایت عطا فرما اور ان کی سپلائی اور رسد کے مقابلہ پر ہمارے لیے تُو کافی ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ بھولی بھٹکی مخلوق اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی یہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ یہی طائف والے رمضان 9/ہجری میں سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ حنین کے مالِ غنیمت کی تقسیم کا بھی ذکر ملتا ہے۔

آپؐ کے ارشاد پر ان غلاموں کی رہائش کے لیے جن کی تعداد چھ یا آٹھ ہزار تک تھی، عارضی تعمیرات کی گئیں تا کہ سردی گرمی کی شدّت سے بچاؤ ہو سکے۔ مالِ غنیمت میں چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد بھیڑ بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی جو تقریباً 490/کلوگرام بنتی ہے حاصل ہوئی۔

اس سے پہلے مسلمانوں کو کبھی اس قدر مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوا تھا۔ ایسے موقع پر بھی آپؐ کو اپنے صحابہؓ کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے قبل اعلان فرمایا کہ اس مال میں سے سوائے خُمس کے، میرا حق بھی وہی ہے جس کا تم میں سے ہر کوئی حق دار ہے اور وہ خُمس بھی آخر تمہارے پاس ہی پلٹ آئے گا۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ سوئی اور اس کا دھاگہ یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز کسی کے پاس ہے تو وہ واپس کر دے، فرمایا: خیانت سے بچو کیونکہ قیامت کے دن یہ خیانت کرنے والے کے لیے باعثِ عار اور ایک دھبہ ثابت ہوگی۔ یہ سن کر ایک صحابی اونٹ کے بالوں سے بنی ہوئی رسّی کا ایک گولا لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مَیں نے پھٹی ہوئی زِین سینے کے لیے دھاگہ مالِ غنیمت میں سے لے لیا تھا۔

اسی طرح ایک اَور صحابی حاضر ہوئے جنہوں نے مالِ غنیمت میں سے ایک سوئی لے کر اپنی بیوی کو دی تھی، وہ فوراً اعلان سن کر بیوی کے پاس گئے اور سوئی واپس لے کر مالِ غنیمت میں رکھ دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں تالیفِ قلب کا خیال رکھتے ہوئے سب سے پہلے قبائل کے رؤساء اور سرداروں کو مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ یہ سردار اپنے اپنے قبائل میں شرف اور بزرگی رکھنے والے تھے۔ آپؐ نے انہیں سَو سَو اور پچاس پچاس اونٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابتؓ سے ارشاد فرمایا کہ وہ باقی لوگوں کو بھی بلا لیں۔ پھر آپؐ نے سب لوگوں میں مالِ غنیمت تقسیم فرمایا۔ ہر کسی کے حصّے میں چار اونٹ یا چالیس بکریاں آئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو مالِ غنیمت دینے کی ایک وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں قریش کو دے کر ان کی تالیفِ قلب کا سامان کر رہا ہوں کیونکہ انہیں کفر سے تعلق توڑے ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔

اس موقعے پر کچھ منافقین نے مالِ غنیمت کی تقسیم پر اعتراض بھی کیا اور یہ الزام بھی لگایا کہ نعوذ باللہ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں عدل سے کام نہیں لیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اُس کا رسول بھی انصاف سے کام نہیں لے گا تو کون ہے جو عدل و انصاف کرے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اللہ میرے بھائی موسیٰ پر رحم کرے انہیں اس سے بھی بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائی گئیں اور انہوں نے صبر سے کام لیا۔

اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی تقسیم پر اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو اگر میرے پاس بھی عدل نہیں تو پھر کس کے پاس ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ابھی اس کی گردن اُڑا دی جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! ممکن ہے کہ یہ شخص نماز پڑھتا ہو۔ اس پر خالد نے عرض کیا کہ کیا کوئی نمازی یہ کہہ سکتا ہے جو اس کے دل میں نہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد! مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ مَیں لوگوں کے دل چیر کر یا سینے چاک کر کے دیکھوں۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad